REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 5.

جلد ۳۲ — شمارہ ۹

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۶ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۷۵ روپے
فی پرچہ ۶۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516.

۱۷ جمادی الاوّل ۱۴۰۳ھ — ۳ امان ۱۳۶۲ ہش — ۳ مارچ ۱۹۸۳ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۸ تبلیغ (فروری): حال ہی میں قادیان آنے والے بعض مہمانانِ کرام کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں جماعتہائے احمدیہ سندھ کا تربیتی دورہ فرما رہے ہیں۔ احباب اپنے جان و دل سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور سفر و حضر میں صحت و سلامتی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۲۸ تبلیغ (فروری): محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

٭ — محترم مولوی بشیر احمد صاحب، فاضل دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ بعض جماعتی امور کی انجام دہی کے لئے مورخہ ۲۳/۲/۸۳ کو براستہ دہلی سانڈھن (یو۔پی) تشریف لے گئے۔

٭ — مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔
الحمد للہ۔

جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا کا پانچواں کامیاب سالانہ جلسہ!

● حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام ● ملک کے طول و عرض سے احباب جماعت کی شمولیت ● جنرل کونسل کی میٹنگ ● علمائے سلسلہ کی تقاریر ● ٹیلیویژن پر احمدیت کا پیغام۔

رپورٹ مرسلہ مکرم منیر الدین صاحب شمس، امیر و مشنری انچارج کینیڈا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا کا پانچواں جلسہ سالانہ مورخہ ۳۱ جولائی و یکم اگست ۸۲ء کو ڈاؤن ز ولو سینڈری سکول ٹورانٹو میں منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ ہمارے اس روحانی اجتماع میں احباب و خواتین کی مجموعی حاضری قریباً ساڑھے پانچصد تھی۔ تین چار ماہ قبل ہی انتظامات کے سلسلہ میں خاکسار نے ایک کمیٹی بنا دی تھی۔ جس کے تحت جملہ انتظامات بحسن و خوبی انجام تک پہنچے۔ الحمد للہ۔

مہمانِ خصوصی کے طور پر امسال امریکہ کے امیر و مبلغ انچارج مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم کو دعوت دی گئی تھی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہماری درخواست از راہ شفقت منظور فرماتے ہوئے مولانا کلیم صاحب اور مبلغ شکاگو مکرم مرزا محمد افضل صاحب کو جلسہ میں شمولیت کی اجازت مرحمت فرما دی۔ ان ہر دو مبلغینِ سلسلہ کے علاوہ امریکہ سے متعدد دوست اور بہنیں جلسہ میں شمولیت کی غرض سے کینیڈا تشریف لائے ٹورانٹو کے مختلف حلقہ جات کے علاوہ کینیڈا کے جن شہروں سے دوست جلسہ میں شمولیت کی غرض سے تشریف لائے ان میں سے بعض یہ ہیں:—
مسس ساگا۔ بریمپٹن۔ برکلی۔ ایکٹن۔ کچنر۔ واٹرلو۔ برنیٹفورڈ۔ لندن۔ گالف۔ سینٹ کیتھرین۔ ونڈسر۔ مانیتھ۔ گلیس بے۔ والڈور۔ مانٹریال۔ آٹوا۔ ڈیپ ریور۔ کیلگری۔ ایڈمنٹن۔ اور سسکاٹون وغیرہ جماعتوں کے احباب بھی پورے شوق اور جذبہ کے ساتھ شریک جلسہ ہوئے —!!

۳۱ جولائی۔ پہلا اجلاس

نمازِ ظہر و عصر کی باجماعت ادائیگی کے بعد ٹھیک سوا دو بجے بعد دوپہر زیر صدارت محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ ملک شام کے احمدی بھائی مکرم نادر الحصنی صاحب کی تلاوتِ قرآن کریم اور مکرم سلطان خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے سیدنا و اماما حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور محترم وکیل التبشیر صاحب کی جانب سے موصولہ روح پرور اور دعائیہ پیغامات پڑھ کر سنائے۔ چند روز قبل حضور اقدس سے خاکسار کی ٹیلیفون پر بات ہوئی تھی۔ اور حضور نے احباب جماعت کو السلام علیکم فرمایا تھا۔ چنانچہ خاکسار نے حضور کا محبت بھرا سلام سب احباب کو پہنچایا۔

پیغام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام کا اردو ترجمہ قارئین کے استفادہ کے لئے درج ذیل ہے:—

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

میرے نہایت پیارے بھائیو۔ بہنو اور بہت ہی پیارے بچو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آج آپ سب لوگ یہاں صرف اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ اپنے رب کریم کے ذکر کو بلند کریں اور اس کی حمد میں مشغول رہیں۔ ہمارا رب ہم سے راضی رہے۔ اور آپ سب اس سے سلامتی پانے والے ہوں کہ صرف وہ ہی رحمان اور رحیم ہے۔ میں آپ سب کی توجہ زندگی کی ایک ایسی حقیقت کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جس کی کیفیت کا اندازہ ہر احمدی نے اپنی زندگی کے کسی نہ کسی موڑ پر ضرور کیا ہوگا۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ اس کی اہمیت کا اندازہ نہ لگا سکا ہو۔ بیعت کرنے کے بعد انسان کی باقی ماندہ زندگی ایک طویل مجاہدہ، ایثار اور قربانی کی متقاضی ہوتی ہے۔ اس کے لئے ہر صبح ایک نیا ابتلاء لیکر طلوع ہوتی ہے۔ اور ہر شب ایک تجزیہ چاہتی ہے۔ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"۔ یہ وہ الفاظ ہیں جو ہمہ وقت اس کے ذہن پر چھائے رہتے ہیں۔ اس کی ہر حرکت اور فیصلے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اور یہ الفاظ ایسے خطرہ کی طرح ہیں جو ہر وقت اس کے سر پر منڈلاتا ہوتا ہے۔ اس کا اندازہ لگانا کہ ایک انسان دن میں کتنی بار امتحان میں ڈالا جاتا ہے، مشکل ہے۔ مثلاً سچائی پر استقامت دکھانا۔ ہر حال میں ایمانداری پر قائم رہنا یا ہر حالت میں

—(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)—

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید بساڑی مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک۔ (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۳ امان ۱۳۶۲ ہجری شمسی

رُوحانی و اخلاقی قدروں کا جنازہ

اصلاحِ معاشرہ کے لئے بسا اوقات ایسے تلخ حقائق کا اظہار بھی ناگزیر ہوتا ہے جن کی تلخی ہر کوئی برداشت نہیں کر سکتا۔ ایسے ہی چند تلخ حقائق جناب رانا محمد سرور صاحب نے اپنے مضمون بعنوان "قوموں کا عروج و زوال اور اخلاق" میں پیش کئے ہیں۔ لیجئے اس فکر انگیز مضمون کا ایک اقتباس ملاحظہ کیجئے رانا صاحب لکھتے ہیں:-

"آج ہماری اخلاقی حالت وہی ہے جس کو مؤرخین نے ملک و قوم کے حق میں زہرِ قاتل قرار دیا ہے۔ کسی میں اتنی جرأت ہے کہ وہ نوشتۂ دیوار پڑھ سکے اور اسے دوسروں کو سُنا سکے؟

سے
چمن میں تلخ نوائی مری گوارا کر!
کہ زہر بھی کبھی کرتا ہے کارِ تریاقی

تاریخ ایک آئینہ ہے۔ اگر کوئی قوم پسند کرے تو اس میں ماضی کے علاوہ آنے والے دور کی تصویر بھی دیکھ سکتی ہے۔ ہمارا حال ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ ہم اپنے کندھوں پر رُوحانی و اخلاقی قدروں کا جنازہ اٹھائے ہوئے ہیں۔ مادہ پرستی کے اس دور میں نفسی نفسی کا وہ عالم ہے کہ الامان والحفیظ۔ مادی قدریں ہر شعبۂ زندگی کا محور بن گئی ہیں۔ سیاست ہو یا معیشت یا تعلیم سب میں ان ہی کی کار فرمائی ہے۔ دُنیا میں انہماک اور عاقبت سے چشم پوشی، چور بازاری، بے ایمانی، احساسِ فرض کا فقدان اور اسی طرح کے بے شمار اخلاقی و معاشرتی عیوب مادہ پرستی کے عروج اور اخلاقی اقدار کے انحطاط کا شاخسانہ ہیں۔ عشرتِ امروز ہمارا فلسفہ ہے۔ لذت اور مسرت ہماری زندگی کی غایات ہیں۔ اور نشاطِ لمحۂ حاضر خیر برتر بن گئی ہے۔ جدید ترین آسائشیں ہمارا اوڑھنا اور بچھونا اور نزاکت، و تن آسانی ہمارا شعار ــــ نفاق کی یہ حالت ہے کہ جنہیں اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ ہونا چاہیئے تھا دشمنوں سے شیر و شکر اور آپس میں دست و گریباں ع

کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

جو قوم غیروں کی ثقافت کی اتنی گرویدہ ہو کہ دشمن آوازوں کو فردوسِ گوش اور صورتوں کو جنّت نگاہ تصور کرے وہ اپنی ثقافت کی کیوں اور کیسے حفاظت کرے گی؟ ع

بیا کہ ما سپر انداختیم اگر جنگ است

زبانوں میں مصلحتوں کے تالے اور پاؤں میں اندیشوں کی زنجیریں ہیں۔ حق گوئی و بے باکی کی روایت خال خال ہی نظر آتی ہے۔" (نوائے وقت مجریہ ۱۱ر فروری ۱۹۸۳ء صٹ)

سطورِ بالا میں آج کے مُسلم معاشرہ کی جو تصویر پیش کی گئی ہے وہ صرف پاکستان ہی کی نہیں بلکہ تمام عالمِ اسلام کی رُوحانی و اخلاقی زبوں حالی کی عکاسی کرتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج مُسلمانوں کا معتدبہ حصّہ اُس صراطِ مستقیم سے یکسر برگشتہ ہو چکا ہے جس پر حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خود چلے اور جس پر آپ نے انسانیت کو چلنا سکھایا۔ ہمارے زرّیں اُصول، ہمارا مقدس آسمانی صحیفہ قرآن مجید اور ہماری عظیم تاریخی روایات جہاں اپنی تابندگیوں کے ساتھ آج بھی اقوامِ عالم کی نظروں کو خیرہ کر رہی ہیں، وہاں کس قدر دُکھ اور افسوس کا مقام ہے کہ خود مُسلم معاشرہ اس صحیفۂ مقدس کی پاکیزہ تعلیمات اور اسلامی تاریخ کی درخشندہ روایات سے بے گانہ وش ہو کر جاہلیت کی گھٹا ٹوپ تاریکیوں میں بھٹک رہا ہے۔

تمام عالمِ اسلام میں پاکستان ہی وہ واحد مملکت تھی جس سے یہ توقعات رکھی گئی تھیں کہ وہ صحیح معنوں میں نظامِ مصطفےٰؐ کا علم بردار بن کر دوسرے مُسلم ممالک کے لئے مشعلِ راہ بنے گا۔ مگر وائے محرومی کہ جب سے وہاں کے سیاستدانوں اور جُبّہ پوش علماء نے اپنی ذاتی مصلحتوں کو نظامِ مصطفٰیؐ کا لبادہ اُڑھایا ہے تب سے وہاں کی صُورتِ حال اور بھی زیادہ دگرگوں ہو چکی ہے۔ اور یہ تشویشناک صُورتِ حال اس حقیقت کا مُنہ بولتا ثبوت ہے کہ آج اُمتِ مُسلمہ جن امراض سے دوچار ہے اُن کا علاج کسی حکومت کی سیاسی شعبدہ بازیوں یا نام نہاد اسلامی جمعیتوں سے ممکن نہیں۔ بلکہ اس کے لئے کسی آسمانی مسیحا کی ضرورت ہے۔ بقول حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ لن یصلح اٰخر ھٰذہ الامّۃ الّا بما صلح اوّلھا، اُمّت کے آخری دور کی اصلاح اسی طریق پر ہو سکتی ہے جس طریق پر کہ اُمّت کے ابتدائی دور کی اصلاح ہوئی تھی۔

فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ۔

خورشید احمد انور

سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ کی یاد میں

اے بشیر الدین اے فضلِ عُمرؓ — دینِ شاہِ دوجہاں کے تاجور
اے نشانِ رحمت و فضلِ خُدا — پسرِ موعود غلامِ مُصطفےٰؐ
اے سراپا نُور اے زِل کے حلیم — سیّدہ نُصرت کے فرزندِ عظیم
اے مسیحا کی دُعاؤں کے ثمر — اے کہ تھا تو رو کشِ شمس و قمر
اے نظیرِ مہدیٔ آخر زماں — مُصلحِ موعودِ اقوامِ جہاں
اے وفا آگاہ، اے اُلفت شعار — مزرعِ دیں کے لئے ابرِ بہار
حُسن و احساں میں مسیحاؑ کے مثیل — تھی اُسی جیسی تری خُوئے جمیل
بے نواؤں، بے کسوں کے غمگسار — دلفگاروں، بے سہاروں کے سہار

اے کلیدِ غلبہ و فتح و ظفر
در تیرا تھا اِک سخی داتا کا در

اِک نشانِ رحمت و قُربت تھا تُو — پیکرِ انوار اور برکت تھا تُو
دیکھی دُنیا نے مسیحائی تری — علم و راثت، عقل و دانائی تری
تھا تُو وہ پُورِ گرامی ارجمند — ہر ادا جس کی خُدا کو بھی پسند
نام بھی مسجد کی اِک دیوار پر — خواب میں حضرتؑ کو تھا آیا نظر
سر پہ سایہ تھا خُدا کا ہر گھڑی — عُمر ساری خدمتِ دیں میں کٹی
دور کا اپنے مہِ کامل تھا تُو — ماحیٔ تاریکیٔ باطل تھا تُو

چار سُو تجھ سے اُجالا ہو گیا
دینِ حق کا بول بالا ہو گیا

مُردہ رُوحیں پھر سے زندہ ہو گئیں — عشقِ ختم المرسلینؐ میں کھو گئیں
ساری دُنیا میں تجھے شُہرت مِلی — عزم و ہمّت، عظمت و شوکت مِلی
مَظْھَرُ الْاَوَّلِ وَ الْاٰخِرِ تھا تُو — نوعِ انساں کے لئے رہبر تھا تُو
بستیٔ ربوہ کرامت ہے تری — خاص بُرہانِ صداقت ہے تری
اِک بیاباں میں تُو جنگل کر گیا — یک بیک جنگل میں منگل کر گیا
تین کو تُو نے کیا کس طور چار — رازِ سربستہ کھُلا یہ بار بار
تیری زینت تھی اُولو العزمی تری — عفو و مہر و شفقت اور نرمی تری
تیری ہر تقریر ہر نظم اور نثر — گنجِ علم و معرفت ہے سر بسر
مشعلِ رہ تیرے سب خطبات ہیں — رُوحِ انساں کے لئے سوغات ہیں
تیرے آنے سے ہُوا حق آشکار — جامۂ باطل ہُوا سب تار تار

تجھ سے پائیں برکتیں اقوام نے
مُنہ کی کھائی دُشمنِ اسلام نے

مرتبہ ظاہر ہُوا قُرآن کا — خوابِ کوثر کے خمستان کا
باغ مُرجھاتے ہوئے سب کھِل گئے — اہلِ باطل اِن حق سے ہِل گئے
لوگ تا سمجھیں کہ وہ قادر خُدا — ہے محافظ آج بھی اسلام کا
اب بھی دِکھلاتا ہے وہ ایسے نشاں — جن سے ہو جاتا ہے حق سب پر عیاں
تجھ کو ہم بھُولیں یہ ممکن ہی نہیں — آج بھی ہر دل میں ہے تُو جاگزیں
تازہ ہے اب بھی دِلوں میں تیری یاد — اور رہے گی یونہی ہر جہ بادا باد
لَاجَرَمْ بُوْرِکْتَ بِالرُّوْحِ الْاَمِیْن — لَاجَرَمْ جَاھَدْتَ بِالشَّرْعِ الْمَتِیْن

لَاجَرَمْ کُنْتَ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْن
لَاجَرَمْ کُنْتَ صَفِیَّ الْاٰخَرِیْن

محمد صدّیق امرتسری سابق مبلّغ اسلام
انگلستان و مغربی افریقہ

قطع نظر اس کے کہ مخالفین کا محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ جھوٹا ہے یا سچا

ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دم بھرنے والوں کے خلاف کبھی بددعا نہ کریں گے

ہر گناہ شرک کا نتیجہ ہے۔ دنیا میں کوئی گناہ ایسا نہیں ہے جو شرک سے نہ پھوٹتا ہو

معروف کی اطاعت کا مطلب ہے کہ معروف میں اطاعت کرو گناہ اور شرک میں اطاعت نہ کرو

مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس ارشاد

مورخہ ۱۵ اراخاء (اکتوبر) ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب میں رونق افروز ہوئے۔ اس موقع پر حضور نے بعض احباب کے سوالوں کے جواب دیئے جنہیں افادۂ احباب کے لئے ذیل میں پیش کیا جارہا ہے ——— (ادارہ)

محبتِ رسولؐ کا دعویٰ ایک دوست نے یہ سوال کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت تو اہل اسلام اور علمائے اسلام کو محبتِ رسولؐ میں خالص کہہ سکتے تھے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے لئے دعا کی اور دعا کی تعلیم دی اور سختی سے بددعا سے روکا۔ لیکن اب جبکہ نوّے سال ہوگئے۔ حکم نے فیصلہ کر دیا۔ بے تحاشا نشانات ظاہر ہوچکے اور مخالف علماء کا گروہ مخالفت اور عناد میں بڑھتا ہی جارہا ہے تو اب ہم کس طرح اُن کو اپنے اس دعویٰ میں مخلص سمجھ سکتے ہیں کہ یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق ہیں۔ اس کے باوجود آپ نے اجتماع کی تقریر میں ہمیں ہدایت کی ہے کہ حسب سابق اب بھی اُن کو بددعا نہیں دینی۔ اُن کا بُرا نہیں چاہنا۔ اُن کے لئے دعائیں کرنی ہیں۔ حالانکہ اب یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کے مصداق نہیں رہے کہ ؏

کاخر کنند دعویٰ حُبِّ پیمبرم

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ کہاں فرمایا ہے کہ چونکہ مخالفین اپنے دعویٰ میں مخلص ہیں اس لئے مَیں نے ان کے مظالم سے صرفِ نظر کی۔ اور اُن کے لئے دعا کی تعلیم دیتا ہوں۔ مجھے کوئی جگہ بتائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں مجھے تو ایک جگہ بھی یاد نہیں جہاں آپؑ نے یہ فرمایا ہو کہ معاندین اور گالیاں دینے والے اور دل آزاریاں کرنے والے اپنے دعاوی میں مخلص ہیں۔ نہ حضورؑ نے فرمایا نہ ہی مَیں نے اجتماع کی تقریر میں یہ کہا۔ لہٰذا اس وقت تو آپ نے وہی بات کی ہے کہ ؎

وہ بات سارے فسانہ میں جس کا ذکر نہ تھا
وہ بات ان کو بہت ناگوار گزری ہے

نہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ نہ مَیں نے یہ تشریح کی۔ حضورؑ نے تو یہ فرمایا ؏

کاخر کنند دعویٰ حُبِّ پیمبرم

کہ میرے ہی محبوب پیمبر کی محبت کا یہ بھی دعویٰ کرتے ہیں، یعنی قطع نظر اس کے کہ یہ دعویٰ سچا ہے یا جھوٹا وہ محبوب مجھے اتنا پیارا ہے کہ اس کی محبت کا دعویٰ کرنے والا بھی عزیز ہو جاتا ہے۔ پس اسے دل تو اس دعویٰ محبت ہی کا خیال کر اور اس قوم کے لئے کبھی بددعا نہ کر۔ یہ ہے اس کی تشریح۔

سپین میں احمدیوں کی تعداد ایک دوست نے پوچھا سپین میں احمدیوں کی تعداد کتنی ہے؟ اس پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:- سپین میں پاکستانی اور مقامی احمدی دوست ملا کر میرا خیال ہے آجکل بس کوئی تیس کے قریب ہوں گے۔ وہاں مختلف وقتوں میں یہی تعداد رہی ہے۔ کیونکہ جہاں ترقی کی رفتار تھوڑی ہو وہاں لوگ منتشر ہوتے جاتے ہیں۔ کوئی ایک جگہ (نوکلیئس) NUCLEUS یعنی مرکز نہیں بنتا جہاں لوگ اکٹھے ہوکر ایک جماعت بن سکیں۔

مَیں جب ۱۹۵۷ء میں سپین گیا تھا تو اس وقت بھی تیس ہی تعداد تھی۔ اب مَیں نے پوچھا تو کم وبیش اتنی ہی تھی۔ مَیں نے اُن سے پوچھا آپ کے حساب میں یہ کیا خرابی ہے کہ یہ تیس کی تعداد بڑھتی ہی نہیں۔ ان کے جواب سے پتہ لگا کہ کوئی آیا تھوڑا عرصہ رہا پھر وہ کسی اور جگہ چلا گیا۔ کوئی کھُلم کھُلا تبلیغی مرکز نہیں تھا۔ دوستوں سے مخفی طور پر ملنا پڑتا تھا۔ تبلیغ واشاعت کی راہ میں دقتیں تھیں۔ سوسائیٹی کے خوف زیادہ تھے۔ اس لئے کچھ دب گئے۔ کچھ خاموش ہو گئے۔ کچھ ملک چھوڑ کر کہیں اور چلے گئے۔ لوگ دنیا میں آتے جاتے رہتے ہیں۔ آبادیاں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو رہی ہیں۔ تو اُن کے تعلقات ٹوٹتے گئے اس لئے ہر وقت کم وبیش یہی تعداد رہی۔ لیکن تبلیغ کے ذریعہ اسپینش عیسائیوں میں سے اسلام قبول کرنے والوں کی کُل تعداد آغاز سے لے کر اب تک ایک سو سے بھی کچھ زائد بنتی ہے۔ لیکن کسی ایک وقت میں یہ تعداد اتنی نہیں رہی۔ اب اُمید ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہاں تعداد بڑھے گی۔ کیونکہ وہ جو غائب ہوئے ہوئے تھے ان میں سے چند تو وہاں میری موجودگی میں ہی واپس آگئے ہیں۔ جب مسجد بشارت کا افتتاح ہوا اور ریڈیو اور ٹیلیویژن پر خبریں آئیں تو انہوں نے جلدی سے از خود رابطہ قائم کیا اور بتایا کہ ہم بھی موجود ہیں، ہم بھی خدا کے فضل سے احمدی ہیں۔ ایسے لوگ مجھے بعد میں آکر ملتے رہے ہیں۔ ان میں سے دو تو مسجد کی افتتاحی تقریب میں بھی شامل ہوئے تھے۔ اب خدا کے فضل سے وہاں نیوکلیئس یعنی مرکز بن گیا ہے۔ انشاء اللہ ایک اور مرکز بھی بنائیں گے۔ خیال ہے غرناطہ میں انشاء اللہ ایک مشن کھولا جائے گا۔ کیونکہ غرناطہ کے لوگوں میں غیر معمولی طور پر بہت محبت پائی گئی ہے۔ اُمید ہے اللہ کے فضل سے اب پھر تعداد بڑھنی شروع ہو جائے گی۔ ایک اور بھی سکیم ہے جس کا میں بعد میں اعلان کروں گا۔

سپین میں مسلمانوں کا زوال ایک سوال یہ تھا کہ سپین سے اسلام کا نام کلیۃً مٹ جانے کی کیا وجہ ہے؟ حضور نے اس کا جواب تفصیل سے دیا۔ آپ نے فرمایا:

یہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ کشمیر میں بھی عیسائی ہوتے تھے۔ لوگ یہ پوچھا کرتے ہیں کہ کشمیر سے عیسائیوں کا نام کلیۃً کس طرح مٹ گیا، تو سپین میں دیکھ لیں۔ یہ پکّی اور سو فیصدی یقینی بات ہے کہ مسلمان آٹھ سو سال تک سپین میں رہے۔ اور پھر اُن کا نام کلیۃً مٹ گیا۔ تو ایسے واقعات ہو جاتے ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے آپ کو یہ دلیل دی ہے۔ جو لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ کشمیر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے تھے اور وہاں اُن کے ماننے والے تھے تو ہم یہ کیسے مان لیں کہ اُن کا نام کلیۃً مٹ گیا۔ ان سے آپ پوچھیں سپین میں مسلمانوں کا نام کلیۃً کیسے مٹ گیا۔ حالانکہ تم مانتے ہو کہ نہ صرف آئے تھے بلکہ آٹھ سو سال تک بڑی شان کی حکومت بھی کی تھی۔ ان کے آثار تمہارے کلچر میں موجود ہیں۔ لیکن وہ خود اس سرزمین سے کلیۃً مٹ کر تاریخ کا حصہ بن گئے ہیں۔ سپین میں مسلمانوں پر زوال کیسے آیا اس میں عیسائی سلطنتوں کی بہت بڑی سازش کارفرما تھی۔

تفرقہ بازی سپین میں مسلمان آپس میں بٹ گئے۔ اُن میں کئی چھوٹے چھوٹے اختلافات پیدا ہوگئے۔ سپین کی حکومت کو سب سے بڑا نقصان مُلّازم نے پہنچایا جو بڑا طاقتور ہو گیا تھا۔ جہاں مُلّازم یعنی خشک مولویت سر پر چڑھ جائے تو کسی چیز کا کچھ باقی نہیں رہنے دیتی۔ نہ علم رہتا ہے۔ نہ تقویٰ۔ نہ دین۔ نہ حکومت۔ نہ سیاست باقی رہتی ہے۔ سب کچھ مٹ جاتا ہے۔ چنانچہ سپین میں یہی المیہ ہوا۔ وہاں بڑے خوفناک قسم کے مُلّاں طاقت میں آگئے۔ اور اُن کا کام یہ تھا کہ وہ دن رات لوگوں کو آپس میں لڑاتے اور ملک میں فساد کرواتے تھے۔ کبھی بادشاہ کے کیریکٹر پر حملے کرکے لوگوں کو اس کے خلاف اُکساتے اور کبھی کسی کے خلاف لوگوں کو اُٹھا دیتے۔ ان تحریکوں کو دبانے کے لئے رفتہ رفتہ باہر سے آدمی منگوائے جانے لگے۔ مثلاً بادشاہوں نے اپنے باڈی گارڈز کے طور پر بعض دفعہ بیس بیس ہزار کی تعداد میں افریقہ سے آدمی منگوائے۔ [illegible]

بالکل نہ رہتی۔ اس طرح بادشاہ عوام الناس سے اور بھی زیادہ کٹ گئے۔

یہ واقعات وہاں پے در پے رونما ہوئے ہیں۔ یہ بڑی لمبی تاریخ ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمان چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بٹ کر ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے اور ایک دوسرے کے خلاف لڑنے کے لئے غیر طاقتوں سے مدد مانگنے لگے۔ اس طرح جب مسلمانوں کی طاقت کمزور پڑ گئی تو عیسائیوں نے ان کو آہستہ آہستہ دھکیلنا شروع کیا۔ پہلے ایک علاقہ پر قبضہ کیا پھر دوسرے پر قبضہ کیا۔ پھر تیسرے پر یہاں تک کہ غرناطہ پر بھی قبضہ کر لیا۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں سب سے آخر میں عیسائیوں نے قبضہ کیا اور وہاں سے مسلمانوں کو نکال دیا۔ جب عیسائی مسلمانوں کو ایک شہر سے دوسرے کی طرف دھکیلتے جاتے تھے تو جو لوگ پیچھے رہ جاتے تھے اُن پر شدید مظالم کرتے تھے۔ اس لئے ان کے لئے اس بات کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ یا تو مرتد ہو جائیں یا پھر کھسک کر مسلمانوں کے علاقہ میں پناہ لے لیں۔ چنانچہ مسلمان اس طرح سمٹتے جا رہے تھے جس طرح پرانے زمانہ میں یہ طریق ہوتا تھا کہ شکاری ہرنوں یا دوسرے شکار کو گھیرتے تھے شکار کو چاروں طرف سے گھیر کر ایک ایسے کونے میں لے آتے تھے جہاں سے آگے جانور بھاگ نہیں سکتا تھا۔ وہاں اکٹھا کر دیا کرتے تھے اور پھر جتنا مرضی کوئی شکار کرے اس طرح عیسائیوں نے مسلمانوں کے خلاف چال چلی ہے۔ سارے سپین میں مسلمانوں کو گھیرتے چلے گئے۔ اور ان پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا۔ جہاں قابض ہوتے وہاں مسلمانوں کو قتل و غارت کے ذریعہ ملیا میٹ کر دیا۔

بنی اسرائیل کی بھیڑیں یا جنگل کے درندے

عیسائیت کا یہ دَور بہت ظالمانہ دَور ہے عیسائی جو اپنے آپ کو مسیح کی بھیڑیں کہتے تھے اتنے ظالم اور سفاک بن گئے کہ ایک ایک عیسائی حکمران نے پانچ پانچ ہزار عیسائیوں کو زندہ جلایا ہے۔ اس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کا کیا حال کیا ہوگا۔ اس لئے یہ کہنا کہ سپین سے مسلمان کس طرح مٹ گئے۔ اس کا جواب تو بڑا واضح ہے۔ عیسائیت کی تاریخ ہمیں بتا رہی ہے کہ عیسائیوں نے کتنے ظلم کئے۔ مثلاً انگلستان کی ایک ملکہ نے پانچ ہزار عورتوں کو صرف اس الزام میں زندہ جلا دیا کہ وہ جادو کرنیاں ہیں۔ جرمنی میں ایک دفعہ طاعون پڑی تو یہودیوں کو ان کے مکانات کے اندر زندہ جلا دیا کہ یہ ان کی نحوست کی وجہ سے پھیلی ہے۔ اتنے کثرت کے ساتھ ظلموں کے واقعات ہوئے ہیں کہ ان کو پڑھ کر ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آج بھی وہ آلے جن کے ساتھ یہ بھیانک سزائیں دی جاتی تھیں دیکھنے کے لئے نمائش میں رکھے گئے ہیں۔ آپ ان کو دیکھیں تو طبیعت ایسی خراب ہو جاتی ہے کہ آپ کا کئی دن کھانا کھانے کو دل نہیں چاہے گا۔ چنانچہ اذیتیں دینے کے جو آلے سپین میں ایجاد ہوئے تھے وہ اس لحاظ سے ساری دنیا میں مشہور ہیں کہ اس سے زیادہ خوفناک مظالم کبھی کسی نے کسی پر نہیں کئے جتنے سپین کے عیسائیوں نے سپین کے ہم قوم عیسائیوں ہی پر کئے ہیں۔ INQUISITION کی جو انٹی ٹیوشن سپین میں ایجاد ہوئی تھی ان میں استعمال ہونے والے کچھ آلے لندن میں MADAME TUSSAUD'S کی نمائش میں کسی زمانہ میں پڑے ہوتے تھے۔ وہ

خوفناک اور ظالمانہ

تھے کہ ان کو دیکھ کر عورتیں اور بچے نڈھال ہو جاتے تھے۔ چنانچہ لوگوں کے بار بار احتجاج پر بعد میں وہاں سے اٹھا دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے مثلاً آنکڑے دار پہیے پر انسانی بدن کو تان دیتے تھے اور ہلکی رفتار سے پہیہ گھومتا رہتا تھا۔ اور پھر جب آدمی بے ہوش ہونے لگتا تھا تو اس پر سانٹے پڑتے تھے کہ دوبارہ مزید دُکھ سہنے کے لئے ہوش میں آ جائے۔ بوتل کے اندر انسان کو بند کر دیتے جہاں وہ نہ ٹانگ ہلا سکتا تھا، نہ ہاتھ ہلا سکتا تھا نہ گھٹنے ٹیڑھے کر سکتا تھا۔ صرف سانس لینے کے لئے جگہ رکھی ہوتی تھی تاکہ جلدی مر جائے۔ اُوپر ہاتھ پھنسا کر بڑے آرام سے ناخن چھیلتے تھے۔ یا مثلاً اُسترے سے آہستہ آہستہ کھال اتارتے تھے۔ غرض انہوں نے عجیب و غریب بھیانک چیزیں سوچی ہوئی تھیں کہ کوئی عیسائی اپنے عقیدہ سے کہیں منحرف نہ ہو جائے۔ ان ظالموں سے مسلمانوں کو واسطہ پڑا تھا۔ نتیجۃً وہ سارے مظالم اُن پر بھی ہوئے ہیں۔ بلکہ اس سے کہیں زیادہ شدت کے ساتھ ہوئے ہیں جو عیسائی دُنیا خود ایک دوسرے پر کرتی رہی ہے۔ ایسی خوفناک صورت میں مسلمان یا تو جگہ چھوڑ کر چلے گئے۔ یا مرتد ہو گئے یا چھپ گئے۔ چنانچہ جب عیسائیوں نے سپین سے مسلمانوں کی آخری حکومت کو نکالا ہے اور غرناطہ ختم کیا ہے تو وہ عین اس قلعہ کے مکمل ہونے کا سال تھا۔ دو سو سال میں الحمراء مکمل ہوا ہے۔ اور اس دن وہ مکمل ہوا جس دن بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے دستخط کئے تھے کہ ہم سپین کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ تم ہمیں جانے دو۔ جن جہازوں میں جانے کی اُنہوں نے پناہ مانگی ان کو بعد میں عیسائیوں نے سمندر میں غرق کروا دیا۔ نہ جانے والا بچا نہ رہنے والا بچا۔ یہ ہے،

سپین کی داستانِ غم

جو تاریخ میں محفوظ تو ہو گئی لیکن وہ خود سپین سے کُلیّۃً مٹ گئے۔ بہت سے ملکوں سے مذاہب کے نشان مٹے ہیں لیکن ہمیں ان کی تفصیل معلوم نہیں۔ مثلاً جرمنی کے پُرانے مذہب میں GOTHIC GOD کی پرستش کی جاتی تھی۔ جب تک عیسائیت نے تلوار کے زور سے شدید مظالم کر کے اس قوم کو عیسائی نہیں بنایا محض تبلیغ کے ذریعہ کوئی عیسائی نہیں ہوا۔ ساری دُنیا یہ جانتی ہے کہ یہ واقعہ ہوا مگر اس کی تفصیلات معلوم نہیں کہ وہاں کیا ہوا۔ ہاں یہ پتہ ہے کہ آج اس مذہب کا ایک بھی نام لیوا موجود نہیں۔ غرض دُنیا میں ایسے خطے ہیں جہاں مذہب آئے ہیں۔ لیکن بعد کو کلیۃً مٹا دیئے گئے۔ پس غرناطہ میں الحمراء وہ آخری قلعہ ہے جس میں آخری دستخط ہوئے ہیں۔ دستخطوں کی کارروائی یہ تھی کہ یہ ملک ہم تمہیں دیتے ہیں۔ تم ہمیں معافی دو۔ ہم واپس جا رہے ہیں۔ ہمیں جہازوں میں بیٹھ کر جانے دو۔ اور یہ معاہدہ اُس دن ہوا ہے جس دن غرناطہ کا محل مکمل ہوا تھا۔ ہماری مسجد اس سے کم و بیش ۲۰۰ میل شمال مغرب میں واقع ہے۔

ایک نیا تحفہ

ایک دوست نے یہ تجویز پیش کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام عرب ملکوں میں بھجوانا چاہیئے حضور نے اس تجویز کو بہت پسند فرمایا۔ اور ہدایت فرمائی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عربی قصیدے جن میں يَا قَلْبِيَ اذْكُرْ أَحْمَدَ اور يَا عَيْنَ فَيْضِ اللّٰهِ وَالْعِرْفَانِ کو ایک چھوٹی CASSETTE C 60 میں نہایت مترنم آواز میں ریکارڈ کروا کر تحفے بھجوائے جائیں۔ مترنم آواز میں مضمون آسانی سے دل میں ڈوبتا ہے۔ اب یہ دیکھنا پڑے گا کہ مترنم آواز اور اچھے تلفظ والا آدمی مل جائے یعنی عربوں کو جس قسم کی آواز پسند ہے اسی قسم کی آواز میں ریکارڈنگ کروانی چاہیئے حضور نے مصر کے دو احمدی دوستوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا ان کو لکھا جائے۔ یہ دونوں قصیدے نہایت پیاری آواز میں بغیر میوزک کے ریکارڈ کروائیں۔ مردانہ آواز میں بھی اور عورت کی آواز میں بھی۔ دونو قسم کی آوازوں کو پسند کرنے والے لوگ ہوتے ہیں۔ اس ریکارڈنگ کے عوض پیسے دینے پڑیں، وہ بیشک دیں۔ یہ TAPES عمدہ ریکارڈنگ کے بعد ہمیں بھجوائیں ہم ان کی کاپیاں کروا کر باہر بھیجیں گے۔ فارسی کلام میں مَیں نے ایران سے ریکارڈنگ کروائی تھی۔ بہت اچھی آواز میں تھی۔ مَیں وہ تلاش کرتا ہوں۔ غالباً وقفِ جدید میں TAPE پڑی ہوگی۔ وہ بھی مَیں نے اسی نیت سے تیار کروائی تھی۔ پڑھنے والا بہت اچھا تھا۔ لیکن ایک بار پھر اس کو TEST کروالیں گے۔ یعنی جائزہ لے لیں گے۔ اگر آواز اچھی نہ رہی ہو تو وہ بھی نئے سرے سے تیار کروالیں گے۔ اُردو میں نظم پڑھنے والے تو بہت آدمی مل جائیں گے۔

ضمناً ایک دوست نے یہ سوال کیا کہ کیا عورتوں کی آواز میں کیسٹ بھروانے جائز ہیں؟ حضور نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب مدینہ تشریف لے گئے تھے تو اُس وقت وہاں کیا ہو رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی موجودگی میں کوئی ناجائز بات تو انہوں نے نہیں کی۔!

کیسٹ ٹیپس کے سلسلہ میں ایک دوست کی اس تجویز کو بھی حضور نے پسند فرمایا کہ مجالسِ ارشاد وغیرہ کی TAPES بھی تیار ہو جائیں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ دوست استفادہ کر سکیں۔ اس سلسلہ میں حضور نے فرمایا اصل بات تو یہ ہے کہ ایک مجلس کی بجائے بے شمار مجلسیں پیدا ہو جائیں۔ یورپ نے بہت فائدہ اُٹھایا ہے۔ مجھے جرمنی اور ہالینڈ کے احمدی نوجوانوں نے بتایا کہ ہمیں تبلیغ کرنی نہیں آتی تھی۔ غیر احمدی دوست اعتراض کرتے رہتے تھے۔ ہم اُن کو جواب نہیں دے سکتے تھے۔ اب ہم ان کو TAPE سُنا دیتے ہیں تو پھر اُن کا رنگ بدل جاتا ہے۔ بہرحال ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں تبدیلیاں پیدا کرے۔

عظیم الشّان رُوحانی انقلاب

آخری زمانہ کے بارہ میں پیشگوئیوں کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا وہ انقلاب جو ہے اس کا قرآن کریم میں سورۂ طٰہٰ میں ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ۝ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۝ لَا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَاۤ اَمْتًا (آیت ۱۰۶ تا ۱۰۹)

یعنی یہ بڑی بڑی قومیں جو عظیم الشان پہاڑوں کے برابر اور غیر معمولی طاقت کی مالک ہیں یہ ان کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ یہ کس طرح مسلمان ہوں گے۔ اُن پر کیا گزرے گی جو یہ مسلمان ہو جائیں گے فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا۔ اللہ تعالیٰ اُن کو ریزہ ریزہ کر دے گا۔ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا وہ ریت کے ذرّوں کے میدان بن جائیں گے تب يَتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ پھر اُس داعی کی پیروی کریں گے جس میں کوئی کجی نہیں ہے۔

پس، بڑی کھلی پیشگوئی موجود ہے۔ ریت کے ذرّوں کی تمثیل موجود ہے کہ خدا پہاڑوں کو ریت کے ذرّوں کی طرح ہموار کر دے گا۔ اُن کی طاقتیں توڑ دے گا۔ جب یہ تکبّر کی دُنیا سے انسانی سطح پر اُتر آئیں گے۔ جب یہ خدا کے حضور عاجز ہو کر جھک جائیں گے۔ تب یہ اس بات کے لائق ہوں گے کہ وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دین قبول کریں۔ جس میں کوئی کجی نہیں۔ پس جب تک دُنیا میں ہولناک تباہیاں نہ آئیں۔ اور بڑی بڑی قوموں کے غرور نہ ٹوٹیں اس وقت تک یہ انقلاب رُونما نہیں ہوگا۔

ایک دُعا کی حقیقت

ایک دوست نے عرض کیا ہمیں یہ ہدایت ہے کہ دُشمنوں کے حق میں بد دُعا نہیں کرنی۔ دُوسری طرف یہ دُعا سکھائی گئی۔ رَبَّنَا لَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا۔ حضور نے فرمایا یہ تو بد دُعا نہیں ہے۔ یہ تو اپنے حق میں دُعا ہے۔ اپنے حق میں یہ دُعا کرنا کہ اے خدا! ہم پر ظالم حاکم مسلط نہ فرما۔ اس کو بد دعا کون کہہ سکتا ہے۔ جہاں تک پابندیوں کا تعلق ہے سب سے پہلے تو رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حج بند ہوا تھا جس کی خاطر خانہ کعبہ کی تعمیر ہوئی تھی۔ اور وہاں عبادت کرنے سے تعمیر کعبہ کا مقصد پُورا ہوتا تھا۔ ان کا حج بند ہو گیا۔ لیکن تاریخ میں کوئی ایک واقعہ ایسا نہیں ملتا کہ صلح حدیبیہ یا اس کے بعد کسی موقعہ پر آپ نے کفارِ مکہ پر بد دُعا کی ہو۔

کیا ٹیلیویژن دیکھنا جائز ہے؟

ایک دوست نے سوال کیا کہ کیا ٹیلیویژن دیکھنا جائز ہے؟ حضور نے فرمایا یہ تو ٹیلیویژن پر منحصر ہے کہ اس میں آپ کیا دیکھ رہے ہیں۔ آنکھیں ٹیلیویژن سے اچھا نظارہ کرنے والی چیز ہیں۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو ایک مستقل ٹیلیویژن دی ہوئی ہے۔ اس کا استعمال ناجائز ہوگا تو ناجائز ہے۔ جائز ہوگا تو جائز ہے۔ ٹیلیویژن اَور کیا چیز ہے، آنکھ کی جو مشینری ہے اس کی ایک نقالی ہے۔ جس طرح آنکھ کے پیچھے ریٹینا (RETINA) کی ایک سکرین ہے۔ اس پر جو تصویر بنتی ہے اس کو آپ دیکھتے ہیں۔ اس آنکھ کی مدد کے لئے یا اس کی ہی نقل اُتار کر ایک سکرین بنائی گئی۔ اس میں انہوں نے خدا تعالیٰ کی مصوری کی نقالی کر کے ایک ایسا آلہ بنا دیا جسے ٹیلیویژن کہتے ہیں۔ اچھی چیز کی نقل کرنا ناجائز کس طرح ہو گیا۔ یا تو آنکھ ناجائز ہوتی تو ٹیلیویژن بھی ناجائز ہو جاتی۔ مگر سوال یہ ہے کہ آنکھ کا ناجائز استعمال آنکھ کو گندا کر دیتا ہے۔ ٹیلیویژن کا گندا استعمال ٹیلیویژن کو گندا کر دیتا ہے۔ پس دیکھنے والی بات یہ ہے کہ آپ اس میں کیا دیکھتے ہیں۔ جہاں تک گانے سُننے کا تعلق ہے یہ گانوں پر منحصر ہے۔ اب تو یہ حال ہے کہ ہر طرف سے گانوں کی آوازیں کان میں پڑتی ہیں۔ ڈرائیور کھانا نہیں کھا سکتے جب تک ساتھ گانا نہ سُنیں۔ بس میں سفر نہیں کر سکتے جب تک گانے نہ سُنیں۔ اس لئے یہ دجّال کے ایسے دھوئیں ہیں جن سے انسان بچ ہی نہیں سکتا۔ اس لئے ایسی باتوں میں پڑنا ہی نہیں چاہیئے لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ (المائدہ : ۱۰۲) کی تعلیم مدِ نظر رہنی چاہیئے۔

اطاعت کی اصل حقیقت

ایک اور دوست کے سوال پر حضور نے فرمایا۔ اصل میں لوگ اسلامی اصطلاحوں کو نہیں سمجھتے۔ قرآن کریم بعض دفعہ ایک نقطے میں بات کر دیتا ہے اور اس میں سارا مفہوم آجاتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس مضمون کی تشریح فرما دی۔ آپؐ نے فرمایا مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ یہ بظاہر اس سے بھی عجیب بات ہے جو پیش کی گئی ہے کہ منہ سے کہہ دو لا الٰہ الا اللہ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ مُراد کیا ہے۔ مراد یہ ہے کہ اگر شرک نہ ہو تو گناہ ہو ہی نہیں سکتا۔ دراصل ہر گناہ شرک کا نتیجہ ہے۔ خواہ شرک جلی ہو خواہ شرک خفی ہو۔ آپ کسی گناہ کے متعلق معیّن طور پر غور کر کے دیکھ لیں بالآخر اس کی شرک پر تان ٹوٹے گی۔ وجہ یہ ہے کہ جب آدمی جھُوٹ بولتا ہے تو دراصل خدا کا شرک کر رہا ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ مجھے سچّا خدا نہیں بچا سکتا۔ ہاں جھُوٹ کا یہ خدا مجھے بچائے گا۔ ورنہ میں نہیں بچتا۔ تو جھُوٹ شرک ہو گیا۔ جب آدمی ایسی لذّت چاہتا ہے جو گناہ سے حاصل ہوتی ہے تو اس دائرہ میں وہ مُشرک ہو جاتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ ایک خدا کا نظام میرے لئے لذّتوں کا کافی سامان پیدا نہیں کرتا۔ اس لئے نظام سے باہر ہی لذّت تلاش کروں۔ ایسی صُورت میں وہ مُشرک ہو جاتا ہے۔ چوری کرتا ہے تو رازق خدا سے تعلق توڑ کر کسی اور چیز کو اپنا رازق بناتا ہے۔ غرض زندگی کا کوئی ایسا پہلو نہیں جہاں گناہ شرک سے نہ چھُوتا ہو۔ اس لئے جب قرآن کریم فرماتا ہے کہ سوائے شرک کے ہر بات میں اطاعت کرو تو دوسرے لفظوں میں یہ وہی بات ہے جو آپ بیعت میں کہتے ہیں کہ معروف میں اطاعت کریں گے۔ مطلب یہ ہے کہ معروف میں اطاعت کرو۔ گناہوں میں اطاعت نہ کرو۔ بُنیادی نقطہ ہے۔ اتنی لمبی تفصیل کی بجائے اللہ تعالیٰ نے ایک چھوٹی سی بات بیان فرما دی۔ شرک نہیں کرنا۔ جب خدا تعالےٰ کے نظام کو توڑ کر کوئی آدمی ماں باپ کی بات مانے گا تو شرک نہیں تو اَور کیا ہے۔ خُدا تعالیٰ کے نظام سے ٹکرانے والی جو بات نہیں ہے ماں لیبی چاہیئے لیکن اگر وہ خدا تعالیٰ کے مقابل پر کھڑے ہو جائیں اور کہیں کہ خُدا کا قانون توڑ دو۔ اور ہمارا قانون مانو تو پھر تم مشرک بن جاؤ گے۔ اس لئے ایسی صُورت میں اطاعت نہیں کرنی۔

تخلیقِ آدم

آدم کی تخلیق کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے تو آدم کی شکل کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ صرف اتنا کہا ہے:

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝ (الحجر : ۳۰)

میں اسے ٹھیک ٹھاک کر لوں تو پھر تم اس کے حضور جھک جانا۔ تو یہاں آدم کی شکل کا بھی ذکر نہیں کیا تو پُرانے آدم کا یہاں ذکر کرنا تھا۔ سَوَّيْتُهٗ سے مراد جسمانی شکل نہیں ہے۔ بلکہ فرمایا جب میں اس کے قُویٰ کو اعتدال پر لے آؤں اور وہ صفات جو میں نے اس کو عطا کی ہیں ان میں ایک عظیم توازن پیدا کر دوں جس سے وہ اس قابل ہو جائے کہ میرا الہام قبول کر سکے۔ اور پھر میں اس کو الہام کروں اور مامور بنا دوں۔ تب تم نے اس کی اطاعت کرنی ہے۔ ورنہ وہ اطاعت کے لائق چیز نہیں ہے۔ اس میں ماموریت کا فلسفہ بیان فرمایا ہے۔ پس سَوَّيْتُهٗ سے مراد رُوحانی اور اخلاقی توازن پیدا کرنا ہے۔ یہ نہیں کہ اللہ میاں نے مٹی سے بُت بنایا کہ جس طرح کمہار مٹی سے چیزیں بناتا ہے اُس طرح آدم کو بنایا تھا تو جب وہ ٹھیک ٹھاک ہو گیا تو اس میں پھُونک مار دی۔ ہم یہ ترجمہ نہیں مانتے۔ ہم تو قرآن کریم کو ایک عظیم الشان رُوحانی کتاب سمجھتے ہیں۔ اس لئے یہ رُوحانی فلسفوں کی باتیں کرتا ہے۔ نہ دنیاوی کان اس رُوحانی فلسفہ کو سُن سکتا ہے۔ نہ دنیاوی آنکھ اس کو دیکھ سکتی ہے۔ اس لئے ان معنوں میں وہ اعتراض پیدا نہیں ہوتا جو لوگ کرتے ہیں کہ قطرہ ٹپکاتے ہی آدم میں جان پڑ گئی۔ یہ کسی کتاب میں لکھا ہوگا۔ قرآن شریف میں یہ نہیں لکھا کہ گیلی مٹی میں قطرہ ٹپکایا۔ قرآن کریم میں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے آدم کو مختلف چیزوں سے پیدا کیا۔ گیلی مٹی سے بھی پیدا کیا۔ سُوکھی مٹی سے بھی پیدا کیا۔ کیچڑ سے بھی پیدا کیا۔ صلصال کالفخار بجنے والی مٹی سے پیدا کیا۔ نباتات کی طرح اُگایا، اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا۔ طبقہ در طبقہ پیدا کیا۔ علقہ سے پیدا کیا۔ مُضْغَة سے پیدا کیا۔ غرض بہت ساری قسمیں ہیں جن سے پیدا کیا۔ لیکن لوگوں کو سمجھ نہیں آتی کہ یہ کیا بات ہے۔

دراصل یہ مختلف اَدوار ہیں جن میں سے زندگی گزری ہے۔ یہ اس کی مختلف شکلیں ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے بیان فرمایا ہے۔ اس وقت تفصیل سے بحث کرنے کا وقت نہیں ہے۔ یہ تو کئی گھنٹے کا مضمون ہے جس کے متعلق سوال کیا جا رہا ہے۔ اس مضمون کو سمجھنے کے لئے سائنس کی کچھ تھوڑی سی (BASE) بُنیاد بھی ہونی چاہیئے۔ اگر یہ نہ ہو تو پھر مجھے زیادہ تفصیل میں جا کر سمجھانا پڑے گا، اُن دوستوں کو جو سائنسی اصطلاحات نہیں سمجھتے۔ پس یہ ایک بڑا لمبا مضمون ہے۔ ایک دفعہ جامعہ احمدیہ میں میرا لیکچر ہُوا تھا۔ ساڑھے چار گھنٹے کا لیکچر تین قسطوں میں ہُوا تھا۔ تفصیلی تھا بھی نہیں۔ اس کے بہت سارے حصّے باقی رہ گئے تھے۔ اِس قسم کی مجالس میں ایسے لمبے سوالوں کا جواب دینا ممکن نہیں ہوتا۔

پردہ کا حکم کتنی عمر پر اطلاق پاتا ہے؟

عورتوں کے لئے پردہ کی عمر کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا یہ انسانی نظروں پر منحصر ہے جہاں گندی نظریں جلدی پڑنے لگ جاتی ہیں وہاں جلدی پردہ ہو جانا چاہیئے۔ جہاں ذرا ٹھہر کے پڑتی ہوں وہاں ذرا ٹھہر کر ہو جائے۔ سوسائیٹی اگر گندی ہے تو پردہ کی عمر نیچے اُتر سکتی ہے۔ اس میں حالات کے مطابق THRESHOLD یعنی چوکھٹ کی اُونچائی بدل سکتی ہے۔ تاہم عرفِ عام میں جب ہم لڑکی کو بالغ قرار دے سکیں تو پردہ واجب ہو جاتا ہے۔

(منقول۔ الفضل ربوہ یکم دسمبر ۱۹۸۲ء)

منقولات

ٹیورین کے گرجا میں محفوظ حضرت عیسیٰ کا کفن !!

عہدِ قدیم کی ایک متنازعہ حقیقت

از خالد لطیف

ٹیورین کے کفن کی کہانی بڑی ڈرامائی اور سنسنی خیز ہے اس کے مطالعے سے جہاں کہیں کئی سوال پیدا ہوتے ہیں وہاں کئی سوالوں کا جواب بھی ملتا ہے۔ اس کا شمار تاریخ کے انتہائی پیچیدہ اور سربستہ رازوں میں ہوتا ہے اور ہر دور میں اس پر طویل گرماگرم بحثیں ہوتی رہتی ہیں۔ سب سے پہلے اس کپڑے کی دریافت ۱۳۵۰ کے لگ بھگ ہوئی۔ سوال یہ ہے کہ اگر اسی کپڑے میں حضرت عیسیٰ کو دفنایا گیا تھا تو پورے تیرہ سو سال تک یہ کہاں رہا۔ کفن کی کہانی میں آگ و خون جنگ و جدل چوری و جعلسازی مذہبی اختلافات اور سراغ رسانی کے متعدد حیران کن واقعات سے آگاہ کرتی ہے۔

کفن کے بارے میں دو چیزیں یقینی ہیں۔ یا تو یہ ایسی منفرد مذہبی یادگار ہے جس کی مثال پوری دنیا میں نہیں ملتی۔ یا یہ ایسی ناقابل یقین جعلسازی کی واردات ہے جو آرٹ کی دنیا میں کبھی انسانی ہاتھوں کے وجود میں نہیں آئی۔

سائنس دان اپنے خوردبینی آلات سے اس کی جعلسازی ہی واپس کر سکتے ہیں۔ اس کو اصلی کفن ثابت کرنا ان کے لئے ناممکن ہے۔ کوئی بھی شخص نہیں جانتا کہ حضرت عیسیٰ کا چہرہ کیسا تھا۔ مان لیا جائے کہ یہ وہی کپڑا ہے جس میں حضرت عیسیٰ کو دفن کیا گیا تھا تو سوال پیدا ہوگا یہ اپنی موجودہ جگہ کیسے آیا؟ اس کے ملک بہ ملک سفر ماہ و سال کے دھندلکوں میں چھپے ہوئے ہیں برطانیہ کے ایک تاریخ دان ایان ولسن نے کئی سال تک کفن پر تحقیق کی اور اپنے نتائج کو کتابی شکل میں پیش کیا جس کا نام رکھا "دی شراؤ آف ٹیورین" اس کا خیال ہے جس میں یسوع مسیح کو دفن کیا گیا۔ اس اعلان نے پورے یورپ میں زبردست ہلچل پیدا کر دی ٹرائے کے بشپ نے اس کی تردید کی اور کہا کہ یہ جعلسازی ہے اور میں اس آرٹسٹ کو جانتا ہوں جس نے کپڑے پر یہ شبیہ بنائی آرٹسٹ نے تسلیم کیا ہے کہ اسی کا کارنامہ ہے۔

سازی کے بعد کفن اس کی پوتی مارگریٹ کو منتقل ہوا۔ اس نے اسے ڈیوک آف سوائے کے ہاتھ بیچ دیا آج تک اسی خاندان کے پاس ہے۔

۱۵۳۲ء میں اس گرجے کو آگ لگ گئی جس میں کفن رکھا گیا تھا۔ آگ سے چاندی کی صندوقچی پگھل گئی اور اس کے کچھ قطرے تہ شدہ کفن پر پڑے جس سے وہ جھلس گیا۔ آگ بجھانے کیلئے پانی استعمال کیا گیا جس سے کفن گیلا ہو گیا پانی کے دھبے آج بھی کفن پر موجود ہیں۔ کفن کے جھلسے ہوئے کنارے رفو کئے۔ ڈیوک آف سوائے ورثانے ۱۵۷۸ء میں کفن کو ٹیورین میں اسی کو ایک فولادی الماری میں رکھ کر تین تالے لگائے گئے ہیں، الماری کو آگے پھر ایک لکڑی کے صندوق میں رکھا گیا ہے جس پر آگ اثر نہیں کر سکتی صندوق کے چاروں طرف لوہے کی تین گرلیں لگی ہوئی ہیں۔ ٹیورین کے سینٹ جان گرجا گھر میں واقع ہیں۔

سوائے خاندان نے کفن کی حفاظت کی غرض سے ٹیورین کے آرچ بشپ کی سپرد داری میں دے رکھا تھا۔

کفن کے بارے میں پہلے بھی کئی تحقیقات ہوئی ہیں کچھ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے جو معلومات حاصل کیں۔ ان سے ان کی زندگی کا رخ بدل گیا۔ اور عقیدے میں نئی پختگی پیدا ہوئی انہیں یقین ہو گیا کہ کفن اصلی ہے۔

ایک محقق ورنن ملر کا کہنا ہے مجھے کفن کے اصلی ہونے میں کوئی شک نہیں اس میں حضرت مسیح کو لپیٹا گیا تھا۔ ایک یہودی پیری سوائنز کہتا ہے جب میں معائنہ کرنے گیا تو شک میں مبتلا تھا لیکن اب میں یقین سے کہہ سکتا ہوں یہ عیسیٰ کا ہی کفن ہے۔ ایک کینیڈین محقق ڈونلاڈ لائن کا کہنا ہے اس تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ ہماری زندگیوں میں خدا کا عمل دخل کتنا زیادہ ہے۔ اس کے برعکس کچھ تحقیق کرنے والوں نے کفن کے بارے میں شکوک کا بھی اظہار کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ہم یقینی طور پر نہیں کہہ سکتے کہ یہ کفن حضرت عیسیٰ کا ہے۔ ممکن ہے اس میں کسی اور آدمی کو لپیٹا گیا ہو۔ اور بعد میں حضرت عیسیٰ سے منسوب کر دیا گیا ہو۔ تاہم ایسے افراد کی تعداد کم ہے زیادہ تر محققین نے اس کے اصلی ہونے کی شہادت ہی دی ہے۔

ڈاکٹر رابرٹ بلکن ایسی میتوں کے پہچاننے کا ماہر ہے اس نے بتایا کہ قبر میں رکھنے سے قبل اس نے کپڑے پر وہ چیزیں بھی مل دی تھیں جو ایک مصلوب جسم کے شخص پر ہو سکتی ہیں مثلاً انسانی پسینہ زیتون کا تیل اور عود و لوبان وغیرہ اس نے تنور کے مخصوص درجہ حرارت میں کپڑے کو ایک خاص مدت تک رکھا اور جب باہر نکالا تو اس پر ویسا ہی نقش موجود تھا جیسے ٹیورین کے کفن پر پایا جاتا ہے۔ اس سائنسدان کا نام بلی کوری ہے ۴۳ سالہ بلی کوری ان چالیس سائنسدانوں کی ٹیم کا رکن تھا جو کفن پر تحقیق کرنے کیلئے آئے تھے ان میں ۲۵ امریکی تھے ان کے تحقیق مشن کا آغاز اکتوبر ۱۹۷۸ء میں ہوا تھا مشن کی تحقیقاتی رپورٹ ۴۸ صفحوں پر مشتمل ہے اور اسے خفیہ دستاویز کے طور پر ٹیورین آرچ بشپ کے پاس بھیجا گیا ہے جو اس کو پاپائے روم کے پاس بھیجے گا۔

بلی کوری نے کفن کی اصلیت کے حق میں کچھ اور دلائل بھی دیئے ہیں اس کا کہنا ہے کہ کفن کے نقش کسی آرٹسٹ کے بنائے ہوئے نہیں ہیں۔ نقوش کی صحیح پیمائش اور تناسب اس کا فوٹو کے نیگیٹو کی شکل میں ہونا ایسی شہادت ہے جس کے بارے میں آج سے ۶ سال قبل کوئی تصور نہ تھا۔ اس دور کے آرٹسٹ ان چیزوں کو نہیں جانتے تھے۔

کفن کی لمبائی ۱۴ فٹ ۳ انچ ہے اور چوڑائی ۳ فٹ اور ۷ انچ ہے۔ اور اس پر ایک داڑھی والے شخص کے مدھم سے نقوش مرتسم ہیں۔ سائنس دانوں نے اس کے ریشے اور ذریعے کا معائنہ کیا۔ تحقیق و تفتیش میں جو آلات اور سائنسی سامان استعمال کیا گیا وہ انتہائی ترقی یافتہ ہے۔ اور خلائی تحقیق کے سلسلے میں کام میں لایا جاتا ہے۔ یہ آلات ۷۲ صندوقوں میں بند کر کے لائے گئے تھے۔ ۴۰ سائنسدان پانچ دن تک متواتر تحقیق میں مصروف رہے۔ انہوں نے جو کچھ دریافت کیا اس کا خلاصہ یہ ہے

- کفن پر اصلی انسانی خون کے دھبے ہیں۔
- کفن پر ایک انسانی جسم کے اگلے اور پچھلے حصے کے جو نشانات موجود ہیں وہ ان اشیاء کی وجہ سے ہیں جو میت کو گلنے سڑنے سے بچانے کے لئے دوا چھڑکی گئی تھیں۔
- میت کے نقوش کسی آرٹسٹ کی جعلسازی کا نتیجہ نہیں اگرچہ ایک شخص نے اس نوعیت کا دعویٰ کیا تھا۔
- کاربن کے تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ کپڑا ۵۰ عیسوی کے دور سے تعلق رکھتا ہے۔ اس سلسلے میں مزید تحقیقات ہو رہی ہے۔
- جسم کی آنکھوں پر کرنسی کے سکے رکھے ہوئے تھے ایک ماہر نے ایک سکے کے بارے میں بتایا کہ یہ بائبل کے دور کا ہے۔
- کفن ایک پودے کے چمکدار ریشوں سے بڑی نفاست سے سیا گیا ہے۔ سلائی کا ٹانکہ بھی بائبل دور کی یاد دلاتا ہے۔
- مصلوب کو کھجور کی لکڑی پر باندھ کر اس کی کلائیوں میں کیل ٹھوکے گئے تھے۔
- اسے آدمیوں نے زدوکوب کیا ان میں سے ایک دوسرے سے لمبا تھا
- انہوں نے ایک کوڑا استعمال کیا جو دو شاخا تھا اور ہر شاخ کے سرے پر گھنٹی کی شکل کے فولادی گھنگھرو لگے ہوئے تھے۔
- اس کے کندھے اور گردن کوئی بھاری چیز اٹھانے سے چھل گئے تھے۔ اور کھال پھٹ جانے سے گوشت نظر آنے لگا تھا۔
- اس نے نوکیلی چیز کی ٹوپی بھی پہنی ہوئی تھی جس سے سر زخمی ہو گیا اور خون بہنے لگا تھا
- اس کے گھٹنے ظاہر کرتے تھے وہ چلتے چلتے بار بار گرا تھا
- زمانے کے فیشن کے مطابق اس نے چوٹی کی ہوئی تھی
- پانچویں اور چھٹی پسلی کے درمیان برچھے کا زخم تھا

اس تحقیقاتی ٹیم کے دو سائنسدانوں نے یقین کے ساتھ کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ ہی کا کفن ہے۔

مسیحی دنیا کا پُراسرار اور متنازعہ مسئلہ

عالمی شہرت کے قابل اخبار نویس فرینک ورہم نے حضرت عیسیٰ کے کفن کے بارے میں خصوصی رپورٹ تیار کی ہے۔ تاریخ میں عیسائی دنیا کی یہ مقدس یادگار ٹیورین کے کفن کے نام سے پہچانی جاتی ہے۔ اس کے بارے میں خیال ہے کہ

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۲ پر)

EMPIRE
ایمپائر
کے قابلِ بھروسہ ٹی وی اور ریڈیو
(سنیل)
اُوشا کے پنکھوں کی خرید اور اطمینان بخش مرمت کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں۔
الیکٹرانکس
متصل مٹن چوک
اسلام آباد کشمیر

ھُوَالنّاصِر
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی
میں معیاری سونے کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں !!
الرؤف جیولرز
۱۶- خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری، شمالی ناظم آباد کراچی۔ فون نمبر ۶۱۱۷۰۶۹

قسط دوم

آغازِ اسلام میں صحابہ کرامؓ کی بے مثال قربانیاں

تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۲ء

کفّار کے پیہم مظالم اور مسلسل جور و ستم کے باوجود جب اسلام کا پودا بڑھتا چلا گیا تو کفّار نے باقاعدہ ایک معاہدہ تحریر کیا کہ آنحضرت صلعم اور تمام بنو ہاشم کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات قطع کر دیئے جائیں اور کلّی طور پر سوشل بائیکاٹ کر دیا جائے جب تک کہ وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے الگ نہ ہو جائیں۔ اس کے مطابق بنو ہاشم اور بنو مطلب کو شعب ابی طالب میں محصور کر دیا گیا۔ صحابہؓ کا بیان ہے کہ انہوں نے بعض اوقات جنگلی درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کیا۔ ایک صحابی کہتے ہیں کہ بھوک کی شدت کے وقت اندھیرے میں میرا ہاتھ ایک نرم چیز پر پڑا میں نے جھٹ اُسے نگل لیا اور آج تک مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا چیز تھی۔ بعض لوگ پرانے چمڑے کو صاف کر کے پانی میں بھگوتے اور نرم ہونے پر کھاتے۔ بچے بھوک سے بلکتے مگر ظالم کفار ان تک کوئی چیز نہ پہنچنے دیتے تھے قریباً تین سال تک یہی کیفیت رہی بعد میں بعض نیک دل قریش نے اس ظالمانہ معاہدے کو منسوخ کرا دیا۔ مگر اس قسم کے لرزہ خیز ظلموں کے باوجود صحابہ کرامؓ کا جذبۂ ایمانی روز افزوں ترقی پذیر رہا اور اُن کے عزم و استقلال میں ذرہ بھر لغزش نہ آئی۔

غرضِ آغازِ اسلام میں اسلام قبول کرنے والے مسلمانوں پر خواہ وہ غلام ہوں یا آزاد نادار و مفلس ہوں یا مالدار۔ ہر قسم کی شدید سے شدید ترین اذیتیں دی گئیں۔ حتّٰی کہ اُن تکالیف اور ظلم سے خود آنحضرت صلعم کی ذات بھی محفوظ نہ تھی جب ظلم اپنی انتہا کو پہنچ گیا تو ایک مرتبہ ایک صحابی نے آنحضرت صلعم سے عرض کیا کہ حضورؐ! خدا سے نصرت طلب فرمائیں اب تو مصائب ناقابلِ برداشت ہو گئے ہیں تو حضورؐ نے نہایت جلال کے ساتھ فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں نے دین کی راہ میں ایسی مشکلات بھی برداشت کیں کہ ایک آدمی کو زمین میں گاڑ دیا جاتا پھر اُس کے سر پر آری رکھ کر چلائی جاتی اور اس کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے لوہے کی بڑی بڑی کنگھیوں سے اُن کا گوشت نوچ نوچ کر ہڈیاں ننگی کر دی جاتیں مگر وہ لوگ ثابت قدم رہے" مگر خدا کی قسم وقت آ رہا ہے کہ ظلم و تشدّد کے یہ ہاتھ روک دیئے جائیں گے اور اسلامی انقلاب کے نتیجہ میں چاروں طرف امن و امان کا دور دورہ ہو گا۔ ایک شخص صنعاء سے لے کر حضر موت تک اکیلا سفر کرے گا اور اس کو سوائے خدا کے اور کسی کا خوف نہ ہو گا"۔

کس مپرسی بے بسی اور بے سرو سامانی میں اپنے مشن کی کامیابی پر کس قدر یقین تھا کہ بدترین مظلومی کی حالت میں بھی اپنے صحابہؓ کا حوصلہ آپؐ بلند رکھا اور یہ محض خوش فہمی اور خوش اعتقادی نہیں تھی بلکہ آخر کار نہایت ہی قلیل عرصہ میں ایسا اسلامی انقلاب رونما ہوا اور چشمِ فلک نے یہ نظارہ بھی دیکھ لیا کہ فرمانِ نبویؐ کے عین مطابق عرب کے شمال سے جنوب تک سفر کرنے والے اکیلے شخص کو بھی نہ رہزنوں اور ڈاکوؤں کی لوٹ مار کا خوف تھا اور نہ ہی اُن کی عزت و ناموس اور جان کو کوئی خطرہ ۔۔۔!!

حضرات! صحابہ کرامؓ کی بے مثال قربانیوں کے ضمن میں اُن کی ہجرت کی داستان بھی نہایت درد انگیز ہے۔ خود حدیث شریف میں آیا ہے کہ اِنَّ شَاْنَ الْھِجْرَۃِ لَشَدِیْدٌ۔ ہجرت کا معاملہ نہایت شدید ہے۔ اپنا گھر بار۔ زمین جائیداد، وطن۔ عزیز و اقارب۔ بیوی بچے چھوڑ دینا کوئی آسان اور معمولی بات نہیں۔ آج سے ۳۵ سال قبل جب ہمارے ملک ہندوستان کی تقسیم عمل میں آئی تو جن لوگوں کو اپنے وطن مال و اسباب اور جائدادیں چھوڑنی پڑیں۔ عزیزوں رشتہ داروں سے جدا ہونا پڑا وہ اس کی اذیت اور تکلیف کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ خود رسولِ خدا صلعم کا حال یہ تھا کہ مکہ سے باہر نکل کر آپؐ نے نہایت حسرت سے اس مقدس شہر کی طرف رُخ کر کے نہایت درد اور رقّت بھری آواز میں یہ فرمایا تھا کہ اے مکّہ کی سرزمین! تو مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے مگر تیرے لوگ مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے۔ صحابہ کرامؓ نے بھی اپنے ایمان کی سلامتی کے لئے سب کچھ چھوڑا اور ایسا چھوڑا کہ پھر کبھی واپس آ کر آباد ہونے کی خواہش بھی اُن کے دل میں پیدا نہ ہوئی۔ خود رسولِ اکرم صلعم نے فتح مکہ کے بعد بھی مدینہ کو ہی اپنا وطن بنایا حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے بارے میں آتا ہے کہ جب کبھی انہیں مکہ میں آنا ہوتا تو ایسے موقعہ پر وہ اپنے آبائی مکان میں اُترنا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔

ہجرت کے نتیجہ میں صحابہ کرامؓ کو مدینہ میں گونا گوں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ آب و ہوا راس نہ آئی۔ کئی بزرگ بخار میں مبتلا ہو گئے۔ اور اسی حالت میں درد انگیز شعر پڑھ کر مکہ کی سرزمین کو یاد کیا کرتے تھے اُن کی صحت برباد ہو گئی کاروبار کا کوئی انتظام نہ تھا۔ گھر بار نہ تھے۔ وطنِ عزیز کی وادیوں۔ چشموں اور پہاڑیوں کی یاد انہیں بے چین کئے رکھتی۔ مگر آفرین ہے صحابہ کرامؓ کی بلند ہمتی اور ثابت قدمی پر ہر دُکھ اور مصیبت پر اُن کا ایمان قوی سے قوی تر ہوتا چلا گیا انہی بے مثال قربانیوں کو دیکھ کر شام کے اہلِ کتاب کے ایک عالم نے یہ رائے ظاہر کی کہ:۔

"عیسیٰ ابن مریم کے وہ متبع جو آروں سے چیرے گئے اور سُولی پر لٹکائے گئے اِن لوگوں سے زیادہ تکالیف برداشت کرنے والے نہ تھے"۔

(استیعاب جلد اوّل ص۱۰۶)

پس حقیقت یہ ہے کہ جس قدر مصائب و آلام میں شدت پیدا ہوتی چلی گئی اسی قدر بلکہ اس سے بڑھ کر اشاعتِ اسلام کے لئے صحابہ کرامؓ کے حوصلے بلند سے بلند تر ہوتے چلے گئے اس کے لئے انہوں نے اپنے اموال بے دریغ قربان کئے اگرچہ اکثر صحابہؓ بے دست و پا تھے۔ تاہم اُن کے پاس جو کچھ ہوتا اُس کو راہِ خدا میں خرچ کر دیتے ۔۔۔! حضرت ابو مسعود انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آیت صدقہ نازل ہوئی تو صحابہ کرامؓ بازاروں میں جاتے حمالی کا کام کرتے، محنت مزدوری کرتے اور جو کچھ ملتا اس کو صدقہ کر دیا کرتے (بخاری کتاب الزکوٰۃ) حضرت حکیم بن حزامؓ کے بارے میں آتا ہے کہ قریش کا دار الندوہ اُن کے قبضہ میں تھا انہوں نے حضرت معاویہؓ کے ہاتھ ایک لاکھ درہم پر فروخت کیا اور ساری رقم دین کی راہ میں دے دی۔ حضرت سلمان فارسیؓ جب مدائن کے گورنر مقرر ہوئے تو پانچ ہزار دینار اُن کو وظیفہ ملا کرتا تھا یہ پوری رقم وہ راہِ خدا میں دے دیتے اور خود چٹائی بُن کر گزارہ کرتے۔

(استیعاب)

جب آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ نازل ہوئی تو حضرت ابو طلحہؓ نے اپنا قیمتی نخلستان جو بیر حاء کے نام سے مشہور تھا راہِ خدا میں وقف کر دیا۔ صحابہ کرامؓ میں مالی قربانیوں کی روحِ مسابقت کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چندے کی تحریک فرمائی۔ حسنِ اتفاق سے اُسی وقت حضرت عمرؓ کے پاس کافی مال تھا انہوں نے دل میں کہا کہ آج میں ابوبکرؓ سے بازی لے جاؤں گا۔ چنانچہ نصف مال لے کر دربارِ نبویؐ میں حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے فرمایا کچھ اہل و عیال کے لئے بھی رکھا ہے؟ بولے اسی قدر یعنی نصف اسی اثناء میں حضرت ابوبکرؓ اپنا کل سرمایہ لے کر حاضر ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اہل و عیال کے لئے کیا چھوڑا؟ عرض کیا اللہ اور اللہ کا رسُول۔ تب حضرت عمرؓ نے کہا اے ابوبکرؓ میں تم سے کبھی بازی نہ لے جا سکوں گا۔

(ابوداؤد۔ کتاب الزکوٰۃ)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بڑے مالدار تاجر تھے لیکن مال سے بالکل محبت نہ تھی۔ ایک دفعہ ان کا تجارتی قافلہ مدینہ آیا تو اس میں سات سو اونٹوں پر گیہوں۔ آٹا اور دیگر اشیائے خوردنی لدی ہوئی تھیں اس غیر معمولی بات کا چرچا جب مدینہ میں ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ عبدالرحمٰن جنت میں رینگتے ہوئے داخل ہوں گے۔ یہ بات جب حضرت عبدالرحمٰنؓ کو پہنچی تو آپ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ آپ گواہ رہیں میں نے سات سو اونٹوں کا یہ پورا قافلہ مع اسباب راہ خدا میں وقف کر دیا۔ (اُسد الغابہ جلد ۳ ص۳۱۶)

یہاں یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ آغازِ اسلام میں دین کی حفاظت کے لئے جتنی بھی لڑائیاں لڑی گئیں اُن سب میں صحابہ کرامؓ کو نقدِ جان کے ساتھ ساتھ سامانِ جنگ۔ رسد اور سواری وغیرہ کا بھی خود ہی انتظام کرنا پڑتا تھا۔ اس سے اُن کی جانی اور مالی قربانی کی عظمت کا اندازہ بآسانی کیا جا سکتا ہے کہ راہِ خدا میں جہاد کرنے والے یہ مردِ مجاہد کس درجہ حوصلہ مند شجاع۔ دُنیا اور اس کی لذّتوں سے بے نیاز اور ایمان و ایقان سے پُر تھے۔

سامعین کرام! ہجرت کے بعد بھی مسلمانوں کی تکالیف کا خاتمہ نہیں ہوا۔ بلکہ اُن پر ظلم و ستم کا ایک نیا باب کھل گیا اور وہ اس طرح کہ مشرکینِ مکہ نے توحید کے علمبردار ان فرزندانِ اسلام کو منصوبہ بزورِ طاقت سے تہ تیغ کرنے کی پوری کوشش کی اور بارہا مدینہ پر حملہ آور ہوئے جس کا نتیجہ متعدد جنگوں کی صورت میں برآمد ہوا اور مسلمانوں کو بھی خدا کے اذن سے! اپنے دفاع میں تلوار پکڑنی پڑی اور اس میدان میں بھی انہوں نے دادِ شجاعت دی۔ توحید اور اسلام کی خاطر انہوں نے اپنی جانیں بھیڑوں اور بکریوں کی طرح قربان کر دیں لیکن اسلام کا پرچم سرنگوں نہ ہونے دیا اُن کے جذبہ قربانی کا یہ عالم رہتا تھا کہ اگر معمولی بیماری بھی خدا

کی طرف سے مل جائیں تو ہر دفعہ اُن کو خدا کی راہ میں شہید کر دیا جائے۔ چنانچہ حضرت جابرؓ کے شہید والد حضرت عبداللہؓ کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہادت پا جانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اُن سے کہا اے میرے بندے کوئی آرزو بیان کر کہ میں اُسے پورا کروں۔ انہوں نے عرض کیا، خدایا! میری تو یہی آرزو ہے کہ تو مجھے دوبارہ زندگی بخش دے تاکہ میں پھر تیرے راستے میں جہاد کروں اور قتل کیا جاؤں اور تیرے دین پر قربان ہو جاؤں۔

(مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ ۵۷۹)

جنگِ بدر کے موقعہ پر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے مشورہ طلب کیا تو اکثر صحابہؓ نے پُرزور تقریریں کیں کہ حضورؐ ہمارے مال، ہماری جانیں سب راہِ خدا میں وقف ہیں۔ ہم ہر وقت اور ہر میدان میں خدمت کے لئے تیار ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو! مجھے مشورہ دو کہ کیا کرنا چاہیے۔ اس پر صحابہؓ نے پھر اپنی فدائیت اور جاں نثاری کا یقین دلایا۔ تب ایک صحابی حضرت مقداد بن اسود نے یہ محسوس کر کے کہ حضورؐ کا روئے سخن انصار کی طرف ہے نہایت جوشیلے انداز میں تقریر کرتے ہوئے کہا، یا رسول اللہ! ہم موسیٰ کے اصحاب کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ جا تو اور تیرا رب لڑتے پھرو، ہم یہاں بیٹھے ہیں بلکہ آپ جہاں چاہیں چلیں۔ ہم آپ کے دائیں لڑیں گے اور بائیں لڑیں گے آپ کے آگے لڑیں گے اور پیچھے لڑیں گے اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ ہماری لاشوں پر سے نہ گزر جائے۔

یہ الفاظ اگرچہ ایک صحابیؓ کے منہ سے نکلے تھے لیکن درحقیقت پوری قوم کی ترجمانی کر رہے تھے اور تاریخ اسلام شاہد ہے کہ اُن جاں نثاران اسلام نے عملی طور پر اپنا یہ عہد پورا کر دکھایا اور کشتِ اسلام کی سیرابی اور شادابی کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہانے سے گریز نہ کیا اور ہر میدان میں ثابت قدم اور سینہ سپر رہے چنانچہ ایک مسیحی مؤرخ لکھتا ہے کہ:

"عیسائی اس کو یاد رکھیں تو اچھا ہو کہ محمد کے مسائل نے وہ درجہ نشہ دینی کا آپ کے پیروؤں میں پیدا کیا جس کا عیسیٰ کے ابتدائی پیروؤں میں تلاش کرنا بے فائدہ ہے۔ جب عیسیٰ کو سولی پر لے گئے تو ان کے پیرو بھاگ گئے اُن کا نشہ دینی جاتا رہا اور اپنے مقتدا کو موت کے پنجے میں گرفتار چھوڑ کر چل دیئے۔ برعکس اس کے محمد کے پیرو اپنے مظلوم پیغمبر کی مدد کو آئے اور آپ کے بچاؤ میں اپنی جانیں خطرہ میں ڈال کر کل دشمنوں پر آپ کو غالب کر دیا۔"

(اپالوجی گاڈفری ہیگ ترجمہ اُردو صفحہ ۶۶-۶۷ مطبوعہ بریلی بحوالہ اُسوۂ صحابہ جلد ۱ صفحہ ۲۹)

ایک صحابی حضرت سعد الاسود رنگ کے کالے اور صورت سے نقوش والے تھے مگر عشقِ محمدی کے متوالے۔ نورِ ایمان سے دل اُن کا منور تھا لیکن بدصورتی کی وجہ سے کوئی اُن کو رشتہ نہ دیتا تھا۔ دربارِ نبویؐ میں حاضر ہوئے اور اپنا مسئلہ بیان کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن وہب کی لڑکی سے اُن کا رشتہ تجویز کر دیا۔ شادی کی تاریخ طے ہو گئی۔ انتہائی نامساعد حالات کے باوجود اور لگاتار کوشش کے بعد ایک اچھے گھرانے کی خوش رو اور پاکباز لڑکی کا رشتہ مل جانا اُن کے لئے کس قدر باعثِ مسرت ہوا ہوگا اس کا اندازہ ہر شخص بآسانی کر سکتا ہے چنانچہ اُمنگوں اور آرزوؤں سے لبریز دل کے ساتھ شادی کا سامان خریدنے بازار گئے عین اُس وقت کہ آپ اپنے برسوں کے سہانے خواب کی تعبیر اپنے سامنے دیکھ رہے تھے اور سامان خریدنے میں مصروف تھے کہ ایک شخص کی آواز سنی جو بازار میں منادی کر رہا تھا یَا خَیْلَ اللّٰہِ ارْکَبِیْ وَبِالْجَنَّۃِ اَبْشِرِیْ۔ اے خدا تعالیٰ کے سپاہیو! جہاد کے لئے سوار ہو جاؤ اور جنت کی بشارت پاؤ۔ اس آواز کا کان میں پڑنا تھا کہ تمام جذبات سرد ہو گئے۔ جہاد کا جوش رگوں میں دوڑنے لگا۔ دُلہن اور شادی کا خیال دل سے نکل گیا اُسی روپیہ سے شادی کے تحائف کی بجائے تلوار نیزہ اور گھوڑا خریدا اور اسلامی لشکر میں جا شامل ہوئے اور میدانِ جنگ میں دادِ شجاعت دیتے ہوئے درجہ شہادت پایا اور نئی نویلی دُلہن سے ہمکنار ہونے کی نسبت راہِ خدا میں تلوار کی دھار سے ہمکنار ہونے کو ترجیح دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تو اُن کی لاش پر تشریف لے گئے اُن کا سر گود میں رکھا اور دُعا فرمائی۔

حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ نے اپنے بچوں کی تربیت بھی اس رنگ میں کی تھی کہ اُن کے اندر بھی اپنے بزرگوں کی طرح ایثار و قربانی کی روح پائی جاتی تھی۔ چنانچہ وہ بچے جن کی عمر ابھی کھیلنے کودنے کی ہوتی تھی اُن کے اندر اسلام کی حمیت اور اس کی اشاعت کے لئے کس قدر جوش پایا جاتا تھا اس کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ حضرت انسؓ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی خدمت کے لئے جنگِ بدر میں شریک ہوئے تو اُن کی عمر صرف بارہ سال کی تھی حضرت ابو سعید خدریؓ کی عمر غزوۂ اُحد کے وقت صرف تیرہ سال تھی لیکن جنگ میں شرکت کی اجازت حاصل کرنے جب آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضورؐ نے ان کی کمسنی کی وجہ سے اجازت نہ دی۔ اس پر اُن کے والد نے اُن کا ہاتھ حضورؐ کو دکھاتے ہوئے عرض کیا کہ حضورؐ! اس کا ہاتھ تو پورے مرد کا ہاتھ ہے یعنی قوی اور مضبوط ہے تلوار چلا سکتا ہے ـــــ تاہم حضورؐ نے اجازت نہ دی۔ دو سال بعد پندرہ برس کی عمر میں انہوں نے غزوۂ خندق میں شمولیت کی اور اپنی بہادری کے جوہر دکھائے۔

حضرت رافع بن خدیجؓ کی عمر جنگِ بدر کے موقع پر صرف چودہ سال تھی اس لئے حضورؐ نے انہیں میدانِ جنگ سے واپس بھجوا دیا اگلے سال جنگِ اُحد کے موقع پر اُن کو حضورؐ نے اجازت دی تو ایک اور نوعمر لڑکے سمرہ بن جندب کو جب کمسنی کی وجہ سے آنحضرت صلعم نے اجازت نہ دی تو اس نے عرض کیا کہ حضورؐ! آپ نے رافع کو جنگ میں شریک ہونے کی اجازت دے دی ہے حالانکہ میں اس کو کشتی میں گرا لیتا ہوں۔ حضورؐ کو اس کی یہ بات سن کر بڑا لطف آیا اور آپ نے دونوں میں کشتی کروائی انہوں نے رافع کو واقعی پچھاڑ دیا تو حضورؐ نے دونوں کو شریکِ جنگ ہونے کی اجازت دی۔

(طبری جلد ۳ صفحہ ۱۳۹۲)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے جنگِ بدر کا حال بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جب میں نے جنگ کی صف بندی کا جائزہ لیا تو میرے دائیں بائیں دو نوخیز اور نوعمر لڑکے نظر آئے جس سے میرے دل میں افسردگی پیدا ہوئی کہ میرے دونوں پہلو کمزور ہیں۔ میں کیا قابلِ ذکر لڑائی کر پاؤں گا۔ ابھی میں دل میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اُن میں سے ایک لڑکے نے مجھ سے سرگوشی کی کہ چچا! وہ ابوجہل کون ہے جو مکہ میں آنحضرت صلعم کو بہت تکالیف پہنچایا کرتا تھا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا ہوا ہے کہ اُسے قتل کروں گا یا پھر اُس مردود کے قتل کی کوشش میں اپنی جان دے دوں گا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ابھی اُس کے سوال کا جواب بھی نہ دینے پایا تھا کہ دوسرے لڑکے نے بھی اسی طرح کی سرگوشی کی تو اُن لڑکوں کے حوصلہ اور عزم سے میں بڑا حیران رہ گیا کیونکہ باوجود تجربہ کار سپاہی ہونے کے میں کبھی یہ تصور نہیں کر سکتا تھا کہ لشکر کے سپہ سالار پر اکیلا جا کر حملہ کروں جبکہ ابوجہل بڑے بڑے نامی گرامی پہلوانوں اور آزمودہ کار سپاہیوں کی حفاظت میں ہے تاہم میں نے اُن کو انگلی کے اشارے سے بتایا کہ وہ شخص جو سر سے پیر تک مسلح اور دشمن کی صفوں کے پیچھے کھڑا ہے وہی ابوجہل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ابھی میری اُنگلی نیچے بھی نہیں گری تھی کہ وہ دونوں لڑکے باز کی طرح جھپٹے اور دشمن کی صفوں کو چیرتے ہوئے ابوجہل پر اس پھرتی سے حملہ کیا کہ چشم زدن میں نخوت و غرور کے اُس پتلے کا کام تمام کر دیا۔ ابوجہل مرتے دم یہی حسرت ساتھ لے گیا کہ کاش نوعمر دہقانی بچوں کی بجائے میں کسی بہادر شخص کی تلوار سے مرتا۔

حضرات! کفارِ مکہ اسلام اور مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کے لئے نت نئی چالیں اختیار کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند لوگ حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ ہمارے قبائل کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنے کے لئے چند مبلغین روانہ فرمائیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر مشہور قاری اُن کے ہمراہ کر دیئے۔ اُن ظالموں نے بئر معونہ مقام پر اُن ستر کے ستر قاریوں کو شہید کر دیا۔ انہی قاریوں میں سے ایک صحابی حرام بن ملحانؓ تھے جب یہ مقدس قافلہ اپنی منزل کے قریب پہنچا تو انہوں نے قبیلہ میں پہنچ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور اسلام کی حقانیت پر تقریر شروع کر دی چونکہ اُن بدبختوں کی نیت پہلے ہی بد تھی اس لئے پیچھے سے ایک شخص نے اُن کے اس زور کا نیزہ مارا کہ ایک پہلو سے دوسرے پہلو میں آر پار ہو گیا۔ جب جسم سے خون کا فوارہ چھوٹا تو حضرت حرامؓ نے اس سے چلّو بھر کر منہ اور سر پر پھیرا اور فرمایا اَللّٰہُ اَکْبَر فُزْتُ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ یعنی اللہ اکبر! ربِّ کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔

(بخاری کتاب المغازی و سیرت ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۳۲۶)

جبار بن سلمیٰ جس نے نیزہ مارا تھا وہ یہ الفاظ سن کر حیران ہو گیا کہ ایک شخص کو میں نے جان سے مار دیا۔ اس کی بیوی کے سہاگ کو اجاڑ دیا اس کے بچوں کو یتیم بنا دیا گویا اُس کے خاندان کو تباہ کر دیا لیکن پھر بھی یہ شخص نہ تو کوئی واویلا کرتا ہے نہ کوئی دُہائی دیتا ہے اور نہ کسی عزیز کو یاد کرتا ہے بلکہ یہ کہتا ہے کہ میں اپنی مُراد کو پا گیا۔ بڑی عجیب بات ہے اور یہی چیز اس کو تحقیقِ حق کی طرف مائل کرنے کا سبب بن گئی اور آخرکار وہ قاتل بھی کلمہ توحید پڑھ کر سرفروشانِ اسلام میں داخل ہو گیا۔ حقیقت یہی ہے کہ صحابہ کرامؓ نے دین کی راہ میں جو خون بے دریغ اور بلا تامل بہایا وہ رائیگاں نہیں گیا۔ بلکہ اس مقدس خون کے ایک ایک قطرے سے سینکڑوں بلکہ ہزاروں بندگانِ خدا کو راہِ ہدایت نصیب ہوئی

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا

حیدرآباد میں ورودِ مسعود اور اہم دینی مصروفیات

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس انچارج احمدیہ مسلم مشن آندھرا پردیش

مورخہ ۵/۲/۸۳ بروز اتوار بوقت دو بجے بعد دوپہر بذریعہ آندھرا ایکسپریس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الکریم کوکب صاحبہ اور محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ سکندرآباد کے ریلوے سٹیشن پر ورود فرما ہوئے آپ کی آمد کی خبر پاکر افرادِ جماعت دلی مسرت اور والہانہ عقیدت و محبت کے جذبات لئے کاروں، موٹر سائیکلوں، بسوں اور لوکل ٹرین کے ذریعہ وقت مقررہ سے پہلے سکندرآباد سٹیشن پر پہنچے اور محترم صاحبزادہ صاحب کا مع افرادِ خاندان پرتپاک استقبال کیا۔ حیدرآباد سکندرآباد و یادگیر کی احمدی مستورات بھی سٹیشن پر موجود تھیں جنہوں نے محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ کی گلپوشی کی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے از راہ شفقت تمام افرادِ جماعت کو مصافحہ اور معانقہ کا شرف عطا فرمایا۔ اسٹیشن سے آپ مع افرادِ خاندان محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی کوٹھی بیت النور تشریف لے گئے یہاں آپ کا قریباً سات روز تک قیام رہا اور محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب کو آپ کی مہمان نوازی کی سعادت حاصل ہوئی۔

حیدرآباد میں محترم صاحبزادہ صاحب کا قیام گوناگوں دینی و جماعتی مصروفیات کا حامل رہا۔ آپ نے مختلف جماعتوں کے نمائندگان کو ملاقات کا شرف عطا کیا اور انہیں ضروری ہدایات سے سرفراز فرمایا۔ حیدرآباد کی جماعت کے علاوہ جماعت احمدیہ بنگلور کے ایک وفد کو بھی جو محترم محمد شفیع اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ بنگلور کی زیر قیادت حیدرآباد پہنچا تھا محترم موصوف کی ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔ علاوہ ازیں آپ نے مختلف افرادِ جماعت کے گھروں پر پہنچ کر ان کے حالات دریافت کئے اور مریضوں کی عیادت کی۔

خطبۂ نکاح

مورخہ ۸/۲/۸۳ کو آنیرس سیس ملک پیٹ میں محترم صاحبزادہ صاحب نے مکرم سید ناصر احمد صاحب ابن مکرم سید سلیمان صاحب کے نکاح کا اعلان عاصمہ انور صاحبہ بنت مکرم محمد ظہور الدین صاحب کے ہمراہ فرمایا اس موقعہ پر افرادِ جماعت کے علاوہ ایک خاصی تعداد غیر از جماعت کی موجود تھی۔ موقعہ کی مناسبت سے محترم صاحبزادہ صاحب نے ایک بسیط اور پُر معارف خطبہ نکاح ارشاد فرمایا جس میں خوشگوار ازدواجی زندگی سے متعلق سیر حاصل روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ انسان تعلق باللہ قائم کرے اور مخلوقِ خدا کے حقوق ادا کرے۔ جب تک مرد و عورت ایک دوسرے کے حقوق ادا نہیں کرتے ازدواجی زندگی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ حقوق کی بجا آوری کی طرف اسلام نے خاص زور دیا ہے۔

خطبۂ جمعہ

مورخہ ۱۱/۲/۸۳ کو احمدیہ مسجد افضل گنج میں محترم موصوف نے دولہ نگر اور وہاں کو کرماد نے دیا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اسی دن مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کے ایک مخلص رکن مکرم بشیر الاسلام صاحب نے تین ہزار روپے کا ایک اعلیٰ قسم کا لاؤڈ سپیکر سیٹ خرید کر مسجد احمدیہ کو عطیہ دیا تھا۔ جس کا افتتاح بھی اسی خطبہ سے ہوا۔ آپ نے افرادِ جماعت حیدرآباد کو مبالیسین کے علاوہ میں جہاں قریباً سات دیہات احمدیت کی آغوش میں آئے ہوئے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت فرمایا کہ

”وقفِ عارضی کے دھارے کو
ادھر موڑ دیا جائے۔“

افرادِ جماعت کو چاہیئے کہ اپنے ایام وقف کریں اور حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی خدمت کے لئے میدان میں آئیں اس رنگ میں انسان کو خود اپنے اصلاح نفس کا موقعہ ملتا ہے اور افرادِ جماعت کی تربیت کا بھی وافر موقعہ عطا ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے نیز آپ نے فرمایا کہ آپس کی منازعات اور ذاتی قسم کے چھوٹے چھوٹے جھگڑوں کو ترک کر دیں اس سے ہماری طاقت بٹ جاتی ہے اور اصل مطلوب و مقصود حاصل نہیں ہو سکتا بلکہ اپنا سب کچھ دین کے راستہ میں جھونک کر عباد الرحمٰن میں داخل ہو جائیں۔ اسی وجہ آفرین خطبہ اور نمازِ جمعہ ادا فرمانے کے بعد آپ نے تمام افرادِ جماعت جو قطاروں میں کھڑے تھے سے مصافحہ فرمایا۔ ازاں بعد محترم موصوف مع افرادِ خاندان کے از راہ شفقت مبلغ کے کوارٹر میں تشریف لے گئے اور وہاں تقریباً ایک گھنٹہ آرام فرمایا۔

کیسٹس لائبریری کا افتتاح

مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں ایک کیسٹس لائبریری قائم کی ہے جس میں خلفائے عظام کے پُر معارف خطبات اور علمائے سلسلہ کی تقاریر محفوظ کی گئی ہیں۔ اسی روز بوقت ۲/۱ ۴ بجے سہ پہر محترم صاحبزادہ صاحب نے اس لائبریری کا افتتاح فرمایا اور اجتماعی دعا کروائی۔ بعدہٗ محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت۔ محترم سید جہانگیر علی صاحب نائب امیر اور مبلغ مقامی نیز ناظمین مجلس خدام الاحمدیہ کے ہمراہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اجتماعی فوٹو کھنچوایا مغرب کی نماز آپ نے احمدیہ مسجد میں ادا فرمائی۔

استقبالیہ جلسہ

بعد نمازِ مغرب محترم صاحبزادہ صاحب کی زیرِ صدارت ایک استقبالیہ جلسہ منعقد ہوا جس میں حیدرآباد۔ سکندرآباد کے احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت معززین نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا جو مکرم واعظ احمد صاحب انصاری نے کی۔ مکرم سید شجاعت حسین صاحب ناظم تبلیغ نے خوش الحانی سے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا منظوم کلام سنا کر سامعین کو محظوظ کیا۔ ازاں بعد محترم سیٹھ محمد معین الدین امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے ایڈریس استقبالیہ دیا جس میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو مسجد بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر ہندوستان کی جماعتوں کی طرف سے نمائندگی کرنے پر مبارکباد پیش کی اور بتایا کہ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی خاص توجہ اور نظرِ عنایت کی وجہ سے جماعت احمدیہ حیدرآباد بفضلہ تعالیٰ عمل کے ہر میدان میں اپنی مساعی کو تیز سے تیز تر کرکے آگے آچکی ہے تبلیغ کے میدان میں انصار، خدام اور لجنہ شانہ بشانہ کام کر رہے ہیں۔ نیز مالی قربانیوں کے اعتبار سے حیدرآباد کی جماعت کا صرف لازمی چندہ جات کا سالانہ بجٹ ایک لاکھ پینتالیس ہزار روپیہ ہے۔ تحریک جدید و وقف جدید کی تحریکات میں بھی اضافہ کیا جا رہا ہے۔ الحمد للہ۔ بعدہٗ مکرم مقصود احمد صاحب سنتری سکندرآباد نے نظم سنائی۔ ازاں بعد محترم سید ظہور حیدر صاحب سابق مجسٹریٹ جو اہلِ تشیع میں اور اس مرتبہ جلسہ سالانہ قادیان بھی تشریف لے گئے تھے نے مختصر مگر نہایت جامع تقریر کی جس میں آپ نے محترم صاحبزادہ صاحب کو خوش آمدید کہتے ہوئے فرمایا کہ کسی وقت سپین میں مسلمانوں کا عروج تھا لیکن مسلمانوں کی حکومت کے زوال کے بعد عیسائیوں نے نہ صرف مسلمانوں کو ملک بدر کیا بلکہ اُن کی عبادت گاہوں کو بھی مقفل کر دیا۔ یہی وہ سرزمین ہے جس کا مرثیہ اقبال بھی پڑھ چکے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کے افراد وہاں پہنچے اور رفتہ رفتہ وہاں انہوں نے ۔ ۔ اپنے اقدم چھوڑنے شروع کئے اور پھر مسجد بنا کر تعمیر کے ذریعہ ایک ایسا عظیم الشان کارنامہ انجام دیا جس کے لئے میں افرادِ جماعت کو تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا میں خود قادیان ہو کر آیا ہوں حقیقت یہ ہے کہ اگر کسی نے حقیقی تنظیم کو دیکھنا ہو تو وہ جماعتِ احمدیہ کی تنظیم کو دیکھے جو اپنی جگہ بے مثال ہے۔ آج جماعتِ احمدیہ اپنے دلوں میں بے لوث خدمت کا جذبہ لئے دُنیا کے ہر ملک میں پہنچ کر تبلیغ اسلام کر رہی ہے جو اُمتِ مسلمہ کے تمام فرقوں کے لئے نمونہ ہے۔ آپ کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نہایت پُر معارف اور دعوت آفرین خطاب فرمایا جس میں آپ نے فرمایا کہ مسجد بشارت کے افتتاح کی تقریب میں شرکت کا جو خاکسار کو موقعہ ملا ہے اس کے لئے خدا تعالیٰ کا جسقدر بھی شکر کیا جائے کم ہے آپ نے فرمایا کہ مسجد بشارت کی تکمیل کی جو سعادت جماعتِ احمدیہ کو حاصل ہوئی وہ بھی محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کے لئے افرادِ جماعت کے دل خدا تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہیں۔ اس عظیم کارنامہ پر ہم نازاں نہیں بلکہ اس رنگ میں خدا تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہیں جس رنگ میں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر اپنی اونٹنی پر بیٹھے ہوئے خدا تعالیٰ کا شکر بجالاتے رہے۔ آنمحترم نے اپنے خطاب میں افرادِ جماعت کو زریں ہدایات سے نوازا اور تبلیغی جہات کو تیز سے تیز تر

کی طرف توجہ دلائی اس وجد آفریں خطاب کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کروائی اور جلسہ کے بعد غیر از جماعت معززین کو ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔

حیدرآباد میں اپنے قیام کے دوران محترم صاحبزادہ صاحب نے اراکین مجلس عاملہ کے اجلاس میں بھی شرکت فرمائی اور تبلیغی ذرائع ابلاغ میں مزید وسعت پیدا کرنے، بعض مقامات پر دینی مدارس کھولنے نیز معلمین و مبلغین کی ضرورتی ضروریات اور مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں تقریباً دو گھنٹے تک ضروری ہدایات سے سرفراز فرمایا۔ اس موقعہ پر مکرم سید محمد سلیمان صاحب بی۔ ایک۔ اور مکرم مسعود احمد صاحب مکینک سعید آباد نے ... دو سائیکل تبلیغی امور میں اور زیادہ وسعت پیدا کرنے کے لئے عطیہ دیئے۔ جزاہم اللہ

جلسہ سیرۃ النبی لجنہ اماء اللہ

مورخہ ۱۲/۲/۸۲ دوپہر کو ٹھیک تین بجے احمدیہ مسجد میں لجنہ اماء اللہ حیدرآباد کی طرف سے وسیع پیمانہ پر جلسہ سیرۃ النبی بالانعقاد منعقد ہوا۔ جس کی صدارت محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ ... نے فرمائی۔ اس جلسہ کی تشہیر کے لئے لجنہ اماء اللہ حیدرآباد نے ہینڈ بلز کی شکل میں سینکڑوں کی تعداد میں پروگرام طبع کروا کر تقسیم کئے تھے۔ جلسہ میں غیر از جماعت کی معزز مستورات نے بھی تقاریر کیں۔ حیدرآباد کی مشہور قاریہ جو غیر احمدی ہیں نے بھی شرکت فرمائی۔ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ نے اپنے خطاب میں احمدی مستورات کو خاص طور پر زریں نصائح سے سرفراز فرمایا تاکہ لجنات تبلیغی و تربیتی امور میں کسی بھی ذیلی تنظیم سے پیچھے نہ رہیں۔ جلسہ کے اختتام پر لجنات نے وسیع پیمانہ پر شیرینی تقسیم کی۔ احمدیہ مسجد کے وسیع و عریض ہال کے علاوہ گیلریاں بھی احمدی و غیر احمدی مستورات سے کھچا کھچ بھری تھیں۔ اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

روانگی

مورخہ ۱۳/۲/۸۲ کی صبح چھ بجے سکندرآباد سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع افراد خاندان بذریعہ ٹرین قادیان کے لئے روانہ ہوئے اس وقت کثیر تعداد میں افراد جماعت اسٹیشن پر موجود تھے جنہوں نے اجتماعی دعا سے خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد افراد کو الوداع کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا ہر آن حافظ و ناصر ہو آمین

بدر کی توسیع
اشاعت میں حصہ لیجئے
(مینیجر)

اسلام سے میرا تعارف جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہوا تھا

پروفیسر منٹگمری واٹ

سکاٹ لینڈ کی ایڈنبرا یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات و عربی کے صدر منصب جناب پروفیسر منٹگمری واٹ (WATT) مشہور مستشرق اور اسلامیات کے ماہر ہیں ہمیں اسلام کے متعلق ان کی جملہ آراء سے اتفاق نہیں تاہم ان کا انداز بیان ہمدردانہ ہے۔ آپ اپنی ایک تصنیف کے دیباچہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ اسلام سے میرا تعارف ایک احمدی نوجوان کی تبلیغ کے ذریعہ ہوا تھا۔

آج جب ہم طرف انداز یورپ کا مزاج دیکھتے ہیں تبلیغ کا ہر دو اور ناگاہ زندہ و امر تبلیغ اسلام ایک نہایت مقدس فریضہ ہے حقیقت یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا ایک اہم ترین منصب تربیت و تبلیغ بھی ہے۔ موجودہ زمانہ میں تبلیغ اسلام کے فریضہ کی ادائیگی میں جماعت احمدیہ ساری دنیا میں پیش پیش ہے۔ مبارک ہیں جماعت احمدیہ کے وہ مقدس افراد جو اپنا تن، من دھن تبلیغ اسلام میں ہی مصروف رکھتے ہیں سچ ہے کہ

سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بر دل

یعنی جو بات دل سے نکلتی ہے وہ دل پر ہی جا کر بیٹھتی ہے۔

پروفیسر منٹگمری واٹ تحریر فرماتے ہیں:

ترجمہ:۔ اسلام سے میری دلچسپی ایک ذاتی تعلق کی بناء پر شروع ہوئی تھی ۱۹۳۷ء کی خزاں میں لاہور سے طب حیوانی ——— VETRENARY MEDICINE کے ایک طالب علم آئے جو چھ یا آٹھ ماہ تک میرے اپارٹمنٹ میں شریک سکونت رہے۔ یہ دوست قادیان کی احمدیہ جماعت سے تعلق رکھتے تھے اور اُن کے انداز بیان میں دلائل اور مناظرہ کا پہلو غالب تھا یہی بحث و تمحیص اور دلائل پر تبادلہ خیالات جو ہم کھانے کی میز پر کیا کرتے تھے۔ میری اسلام سے دلچسپی کا باعث ہوا گویا اسلام سے میرا تعلق گفتگو اور بحث و تمحیص کے ذریعہ شروع ہوا مجھے یوں معلوم ہوتا تھا کہ میں ایک نئی دنیا میں داخل ہو رہا ہوں...

نہیں کر رہا بلکہ صدیوں پرانے انداز فکر اور سسٹم (SYSTEME) سے دوچار ہو رہا ہوں اسلام اور عیسائیت کے مابین تعلق کی گہرائی مجھے اپنی طرف کھینچتی چلی گئی اب میں اپنی ملازمت کی زندگی اور کیریئر کے مختلف پہلوؤں پر ایسر ... CAREER سے ایسے دوراہے پر کھڑا تھا جہاں میرے لئے نئے قدم اٹھانے ضروری تھے۔ چنانچہ ایسے انتظامات طے کرنے میں کامیاب ہو گیا جن کے نتیجہ میں تین برس یروشلم میں مقیم رہنا پڑا جو اس وقت برطانوی عملداری کے ماتحت تھا یہ انتقال وہاں انگلیکن بشپ ANGLICAN BISHOP کے عملہ میں بطور ماہر عربی و اسلامیات تھا اسی زمانہ یعنی ۱۹۴۷ء سے میری علمی ریسرچ کی ابتداء کی طرف تبدیلی کے حالات سازگار ہوتے چلے گئے۔ چنانچہ اس وقت سے اب تک میں عربی زبان اور لٹریچر کا لیکچرار رہا ہوں اور دین اسلام کے ...

(ISLAMIC REVELATION IN THE MODERN WORLD BY WATT, PREFACE PAGE-5 EDINBURGE-1969)

مرسلہ۔ مکرم ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب خلیل زیدورک (سوئٹزرلینڈ)

صحابہ کرام کی بے مثال قربانیاں: بقیہ صفحہ (۸)

حتیٰ کہ سارا ملک عرب اور پھر سارا جہان نور اسلام سے منور ہو گیا۔

اس قسم کی فدائیت اور جاں نثاری کا نمونہ حضرت سعد بن ربیعؓ نے دکھایا۔ جنگ اُحد میں آپؓ شدید زخمی ہو گئے۔ جنگ کے بعد آنحضرت صلعم نے حضرت اُبی بن کعبؓ کو اُن کا حال معلوم کرنے کے لئے بھیجا۔ وہ تلاش کرتے ہوئے بڑی مشکل سے جب اُن کے پاس پہنچے تو حضرت سعدؓ جاں بلب حالت نزع میں تھے۔ حضرت اُبیؓ نے اُن سے پوچھا کہ کوئی پیغام ہو تو فرمائیے۔ ایسے وقت میں جبکہ چند لمحوں میں اُن کی آنکھیں ہمیشہ کے لئے بند ہو جانے والی تھیں اُن کے سامنے نہ اپنی بیوی کی بیوگی کا خیال آیا نہ بچوں کی یتیمی کا۔ بلکہ جو پیغام دیا وہ یہ تھا کہ—

"میرے بھائی! مسلمانوں کو میرا سلام پہنچا دینا اور میری قوم سے کہنا کہ اگر تمہاری زندگی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف پہنچ گئی تو یاد رکھنا کہ خدا کے حضور تمہارا کوئی جواب اور کوئی عذر قابل سماعت نہ ہوگا۔"

انہی الفاظ کے ساتھ اُن کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی ——— (باقی)

درخواستہائے دعا

○ محترم مولانا محمد صدیق صاحب ... سابق مبلغ اسلام انگلستان و مغربی افریقہ حال ربوہ مختلف کرانک بیماریوں سے دوچار ہیں۔ ان دنوں دل کی حرکت کی تیزی و بے قاعدگی اور معدے میں گیس کی تکلیف زیادہ ہے ○ محترم مختار احمد صاحب ہاشمی ربوہ گزشتہ سال فالج کا حملہ ہونے کے بعد سے مریض ہیں ○ مکرم الحاج ملک کریم ظفر صاحب شکاگو (امریکہ) کی اہلیہ محترمہ امۃ ... صاحبہ عرصہ قریباً چار ماہ سے بعض اعصابی عوارض میں مبتلا ہیں۔ اسی طرح موصوف کی والدہ محترمہ اہلیہ حضرت مولوی ظہور حسین صاحب مجاہد روس و بخارا بھی اکثر بیمار رہتی ہیں۔

جملہ مریضان کی کامل صحت و شفایابی اور درازی عمر کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

تصحیح

مورخہ ۱۷/۲/۸۲ کے بدر میں غلطی سے مکرم خواجہ سعید احمد صاحب انصاری موصی ۱۴۵۴۸ اور مکرم خواجہ سعید احمد صاحب انصاری مرحوم کی ولدیت مکرم خواجہ عبدالاحد صاحب انصاری مرحوم کی بجائے ماجد احمد صاحب ... ہو گئی ہے۔ قارئین اس کی درستی فرما کر ممنون فرمائیں۔ (... بہشتی مقبرہ قادیان)

جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا کا سالانہ جلسہ : بقیہ صفحہ اوّل

اپنے ایمان میں پختگی صدق اور وفا دکھانا ایسے امور ہیں جن کا امتحان روزانہ ہی ہوتا ہے۔ ایسے ہی اپنے وقت اور مال کی قربانی یا اپنے نفس اور آرام کی قربانی یہ سب آزمائشیں ہیں جو انسان کو ابتلا میں ڈالنے والی ہیں۔ یہ گو ایک تلخ حقیقت ہے لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اگر ہم جائزہ لیں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ ہم میں سے بہت کم ایسے ہوں گے جو وثوق سے یہ کہہ سکیں کہ وہ اس امتحان میں پورے اترے ہیں۔ لہذا ہمیں سوچنا چاہیئے کہ ہم اس ناگفتہ بہ صورتِ حال کا کیا علاج کر سکتے ہیں؟ میرا سیدھا سادا سا جواب یہی ہے کہ آپ اپنے رب کی طرف رجوع کریں پورے اخلاص اور ہر قسم کے وساوس سے بلند و بالا ہو کر نہایت عاجزی اور انکسار سے اپنے رب کی طرف جھکیں اور اسی سے مدد چاہیں۔ اُسی سے اس کے قرب کی راہوں کے متلاشی رہیں اور ہمیشہ ان راہوں پر گامزن رہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ایک معصوم بچے کی طرح پیار کرنا سیکھیں توکل اور فرمانبرداری کے مقام پر ثابت قدم رہیں اُسی سے التجا کریں کہ وہی ہمارا حافظ و ناصر ہو۔ ہمارا رب ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے اور ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی کرے اور ہمیں ہمیشہ اپنے فضل اور رحمت کے سایہ میں رکھے۔ شیطانی وساوس سے ہم سب کو محفوظ رکھے۔ کوشش اور دعا کرتے رہیں کہ آپ سب کا شمار اُن لوگوں میں ہو جن کے متعلق خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرماتا ہے

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ٥ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ٥

(آل عمران ۱۳۶-۱۳۷)

یعنی (اُن لوگوں کے لئے) جو کسی بُرا کام کرنے کی صورت میں یا اپنی جانوں پر ظلم کرنے کی صورت میں اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے قصوروں کی معافی چاہتے ہیں اور اللہ کے سوا قصوروں کو کون معاف کر سکتا ہے؟ اور جو کچھ انہوں نے کیا ہوتا ہے اُس پر (دیدہ و دانستہ) ضد نہیں کرتے۔ یہ لوگ ایسے ہیں کہ اُن کی جزا اُن کے رب کی طرف سے (نازل ہونے والی) مغفرت اور ایسے باغات ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ اُن میں بستے چلے جائیں گے اور کام کرنے والوں کا (یہ) بدلہ کیا ہی اچھا ہے۔"

اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی برکات نازل فرمائے اور آپ کو ہمیشہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثاروں میں شامل رکھے یاد رکھیئے جب تک آپ کی رنجشیں اور کدورتیں دُور نہ ہوں گی۔ جب تک آپ ایک دوسرے کو معاف کرنا نہیں سیکھیں گے ایک دوسرے کے جذبات کا احترام نہیں کریں گے آپ کا شمار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں نہیں ہو سکتا۔ نفرت اور محبت دو متضاد چیزیں ہیں رحمت اور غضب کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی برکات سے نوازے اور آپ کے اندر وسعتِ قلبی پیدا فرمائے۔ آپ سب انسانوں سے محبت کرنے والے ہوں۔ آمین۔

(دستخط) مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع ۲۸-۷-۸۲

ان پیغامات کے سنائے جانے کے بعد مکرم میجر شمیم احمد صاحب نیشنل پریذیڈنٹ کینیڈا نے حاضرین کو خوش آمدید کہا اور حاضرین کی تعداد پر خوشنودی کا اظہار کیا

بعد ازاں محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم نے اپنی افتتاحی تقریر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ حضور علیہ السلام کی بیان فرمودہ بشارات کے مطابق ترقی تو بہر حال مقدر ہے لیکن لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى کے مطابق ہر احمدی کو حتی المقدور سعی اور کوشش کرنی چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی تحدی سے فرمایا ہے کہ اگر میں سچا ہوں تو اللہ تعالیٰ میری مدد فرمائے گا اور دُنیا کی مخالفت ہرگز ہرگز کچھ نہ بگاڑ سکے گی اور میرا ذکر ہمیشہ کے لئے قائم رہے گا۔ اس افتتاحی خطاب کے بعد آپ نے حاضرین سمیت اجتماعی دعا فرمائی۔

اس کے بعد سسکاٹون کے مکرم شوکت نسیم صاحب۔ مانٹریال کے پریذیڈنٹ مکرم برکات الٰہی صاحب جنجوعہ پریذیڈنٹ بریڈفورڈ مکرم (ڈاکٹر) محمد ساجد قریشی صاحب اور پریذیڈنٹ ... مکرم مرزا فضل الرحمٰن صاحب نے اپنی اپنی جماعت کی مختصر سالانہ کارکردگی کی رپورٹ پیش کی۔ بعد ازاں مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب آف ... نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بنی نوعِ انسان پر عظیم احسانات" کے عنوان پر تقریر کی آپ نے پسماندہ طبقوں، عورتوں، قیدیوں غلاموں، مساکین و یتامیٰ، سائلین و غرباء اور دشمنوں پر حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم احسانات کا اختصار سے ذکر کیا۔

اس کے بعد مانٹریال میں حالیہ تربیتی اجتماع کے موقعہ پر تلاوت قرآن کریم، اذان اور نظم کے مقابلہ جات میں اوّل، دوم، سوم آنے والے احباب اور اطفال کو محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم نے انعامات تقسیم فرمائے اس کے بعد چائے کا وقفہ تھا جس میں تمام احباب جماعت کی خدمت میں چائے اور دیگر لوازمات پیش کئے گئے۔

دوسرا اجلاس

چائے کے وقفہ کے بعد دوسرا اجلاس پونے پانچ بجے شام نیشنل پریذیڈنٹ جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا مکرم میجر شمیم احمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم مرزا منیر احمد صاحب کی تلاوتِ کلام پاک اور مکرم محمد جمیل سعید صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم خلیفہ منیر الدین صاحب نے "اسلام میں سزا کا تصوّر" کے عنوان پر ٹھوس اور مدلل تقریر فرمائی۔ موصوف نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی مختصر تشریح کے بعد اسلام میں تین قسم کی سزا حد، قصاص اور تعزیر کی تفصیل بیان کی۔

بعدہٗ مکرم مظفر احمد صاحب نیشنل پریذیڈنٹ امریکہ نے "احمدیت نے مجھے کیا دیا؟" کے عنوان پر تقریر کی اور اپنے دلی جذبات اور تاثرات بیان کئے۔ حاضرین جلسہ اُن کی ایمان افروز باتوں سے بہت متاثر ہوئے۔ اعلانات کے بعد آج کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

لجنہ کے لئے مینا بازار

مستورات نے افتتاحی اجلاس کی کارروائی علیحدہ ہال میں برعایت پردہ مردانہ جلسہ گاہ سے بذریعہ لاؤڈ سپیکر سُنی اس کے بعد لجنہ نے مینا بازار منعقد کیا جس کا افتتاح خاکسار کی والدہ محترمہ سعیدہ شمس صاحبہ اہلیہ حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب رضی اللہ عنہ نے ایک مختصر سے خطاب کے ساتھ کیا۔ مینا بازار میں مختلف مجالس کی بہنیں سلائی کے کپڑے، فیز کھانے پینے کی اشیاء بنا کر لائی تھیں اس کی آمد تقریباً دو ہزار ڈالرز ہوئی جو مسجد فنڈ میں دی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس میں حصہ لینے والی سب بہنوں کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

میٹنگ جنرل کونسل

شام چھ بجے "بیت العافیت" مشن ہاؤس میں جنرل کونسل کی میٹنگ زیر صدارت نیشنل پریذیڈنٹ مکرم میجر شمیم احمد صاحب منعقد ہوئی۔ جس میں تبلیغ و تربیت کے مختلف پروگراموں کا جائزہ لینے کے بعد جماعتہائے احمدیہ کینیڈا کا سال ۸۲-۸۳ء کا بجٹ بھی منظور کیا گیا۔ بعض انتظامی فیصلہ جات بھی کئے گئے۔ اجتماعی دعا خاکسار نے کرائی۔

یکم اگست تیسرا اجلاس

آج کے پہلے اجلاس کی صدارت مکرم مظفر احمد صاحب نیشنل پریذیڈنٹ امریکہ نے کی۔ مکرم محمد الیاس خان صاحب کی تلاوت قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ اور مکرم محمد رفیق ضیاء صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم چوہدری عبد القدوس صاحب نے جماعت ٹورانٹو کی سال کی کارکردگی کی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم پروفیسر ڈاکٹر عنایت اللہ صاحب منگلا نے "اسلامی سوسائٹی میں اقتصادی نظام" کے موضوع پر کی۔ قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں آپ نے بتایا کہ اسلامی معاشرہ میں مالکیت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اور یہ کہ اسلامی سوسائٹی میں انسان کے بنیادی حقوق کو تسلیم کیا گیا ہے اور قرآن کریم نے اس ضمن میں مال اور دولت کی تقسیم کے لئے جو بنیادی اصول بیان کیا ہے وہ "العفو" ہے اس ضمن میں موصوف نے مختلف GUIDE LINES پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور ثابت کیا کہ اسلام ایک متوازن نظام ہے اور دیگر دنیوی نظاموں کے برعکس ہر قسم کی افراط و تفریط سے مبرا ہے۔

بعدہٗ مکرم محمد برکات الٰہی صاحب جنجوعہ آف مانٹریال نے "ہمارے عقائد" کے موضوع پر تقریر کی آپ نے وقت کے پیش نظر صرف بنیادی عقیدہ توحید پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے پیش نظر رسول بھی بے مثل ہونا چاہیئے اور اس کا پیغام بھی بے مثال ہونا چاہیئے اور یہ اسلام میں موجود ہے۔

اس کے بعد مکرم مرزا مبشر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عارفانہ منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ پھر مکرم مرزا محمد افضل صاحب مبلغ شکاگو نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے موضوع پر تقریر کی آپ نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی معرکۃ الآراء تصنیف "دعوۃ الامیر" سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں مختلف دلائل مثلاً ضرورت زمانہ، نصرتِ الٰہی، تدریجی پیشگوئیوں کا پورا ہونا اور زمینی و آسمانی نشانات کا تائید میں ظاہر ہونا بالتفصیل بیان کئے۔

اجلاس کی چوتھی تقریر ... مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے "اسلام ..."

اعتراضات کے جواب" کے موضوع پر کی۔ آپ نے اسلام پر کئے جانے والے مختلف اعتراضات کا بڑی وضاحت سے جواب دیا اور واقعات سے ان اعتراضات کو غلط ثابت کیا۔ آخر میں انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اسلامی برتری کو ثابت کرنے کے لئے ہر احمدی کو اسلامی تعلیمات کا صحیح نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ اس تقریر کے بعد دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر و عصر کے لئے وقفہ تھا۔ ہال میں پردہ کی رعایت سے احباب و خواتین میں کھانا تقسیم کیا گیا۔

آخری اجلاس

آج کا دوسرا اور آخری اجلاس نماز ظہر و عصر باجماعت ادا کرنے کے بعد ۲ بجے دوپہر خاکسار کی زیر صدارت شروع ہوا۔ مکرم چوہدری احسان الٰہی صاحب آف سسکاٹون کی تلاوت قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ اور مکرم مظہر علی زبیری صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم محمد یوسف خان صاحب آف گیانا نے اطاعت کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ انسانی پیدائش کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا ہے اور اس کے حاصل کرنے کا ذریعہ صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مکمل اطاعت و فرمانبرداری ہے اس ضمن میں آپ نے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کئی مثالیں پیش کیں۔

اس کے بعد مکرم میجر شمیم احمد صاحب نے "تربیت اولاد" کے موضوع پر تقریر کی انہوں نے بتایا کہ اسلام کی تعلیم کے دو حصے ہیں تبلیغ اور تربیت۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے کہ ہمیشہ مومنین کی ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو غیر مسلموں میں تبلیغ کرنے کا کام کرتی رہے اور ایک جماعت نو مسلموں اور نوجوان نسل کی تربیت کا کام کرتی رہے آپ نے تربیت اولاد کے مختلف اہم پہلوؤں پر وضاحت سے روشنی ڈالی۔ اور بڑے زور سے واضح فرمایا کہ احمدیت کا شاندار مستقبل ہے۔ اور یہ بچے اس شاندار مستقبل کے TORCH BEARERS ہونگے۔ پس اس رنگ میں بچوں کی تربیت کریں کہ وہ صحیح معنوں میں احمدیت اور اسلام کے علمبردار بنیں۔

اس کے بعد مکرم جمیل سعید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ترنم سے پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ اس کے بعد محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم امیر و مشنری انچارج U.S.A نے حاضرین جلسہ سے "اسلام میں خلافت کا تصور" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ کی تقریر معلومات سے پُر اور اثر انگیز تھی۔ قرآن کریم سے آپ نے ایک رسول کے چار فرائض (۱) یتلوا علیہم آیاتہ (۲) و یعلمہم الکتب (۳) والحکمۃ (۴) و یزکیہم بتاتے ہوئے وضاحت کی کہ یہ چاروں کام ایک رسول ب Lifetime پورے نہیں ہو سکتا اس لئے رسول یا نبی کا کام اس کی وفات کے بعد خلافت کے ذریعہ جاری رہتا ہے تاکہ دنیا کسی وقت بھی برکات خلافت سے محروم نہ رہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات سے آپ نے واضح فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی ترقیات خلافت سے وابستہ ہیں اور جب تک خلافت قائم رہے گی جماعت کبھی بھی تباہ نہ ہوگی خواہ ساری دنیا تمہاری مخالفت کرے۔

اس کے بعد خاکسار نے اختتامی خطاب کیا۔ خاکسار نے سب سے پہلے محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ و اہلیہ محترم سید داؤد احمد صاحب مرحوم کی جلسہ سالانہ مستورات میں موجودگی اور امیر جماعت کی طرف سے احسانمندی اور شکریہ کے جذبات کا اظہار کیا۔ اپنی تقریر میں خاکسار نے بتایا قرآنی آیت کہ "اے مومنو! اپنی جانوں اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ" میں اللہ تعالیٰ نے آگ سے بچنے کی تنبیہہ فرمائی ہے۔ براہین احمدیہ اور کشتی نوح سے اقتباسات پڑھ کر خاکسار نے اس آگ سے بچنے کے طریقے بھی وضاحت سے بیان کئے اور احباب جماعت کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے اور خلیفۂ وقت کے ساتھ مکمل وفاداری دائمی کا رشتہ استوار کرنے کی تلقین کی آخر میں خاکسار نے دعاؤں کے چند اعلانات کئے نیز اجتماعی دعا ہوئی اور اس کے ساتھ ہی ہمارا یہ بابرکت جلسہ سالانہ اختتام پذیر ہوا۔

خواتین کے لئے جلسہ

بہنوں نے دوسرے دن مردانہ جلسہ گاہ سے آخری اجلاس کے ایک گھنٹہ کی اختتامی کارروائی سنی۔ اس سے قبل صبح جلسہ کی صدارت محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ الباسط صاحبہ نے فرمائی۔ تلاوت محترمہ سارہ سعیدہ صاحبہ آف مانٹریال نے کی اور ترجمہ سنایا اور عہد دہرانے کے بعد صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا محترمہ طیبہ شریف صاحبہ نے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا پیغام جو آپ نے عید کے موقعہ پر اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھجوایا تھا پڑھ کر سنایا پھر درج ذیل تقاریر ہوئیں: "تربیت اولاد" از محترمہ آنسہ رشید چوہدری صاحبہ "پردہ اور اس کی اہمیت" از محترمہ ریحانہ شمس صاحبہ ... از محترمہ آنسہ اقبال خان صاحبہ "تحریک جدید اور سادہ زندگی" از محترمہ رشیدہ مرزا صاحبہ اس کے بعد جنرل سیکرٹری لجنہ کینیڈا محترمہ محمودہ رشید ظفر بیال صاحبہ نے لجنہ کینیڈا کی سالانہ رپورٹ پیش کی رپورٹ کے بعد محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ خلافت کی رسی کو مضبوطی سے تھامے بغیر کسی قسم کی جماعتی ترقی ممکن نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہماری بہنوں کو یہاں ہر حال میں پردہ کی پابندی کرنا چاہیئے اور اپنے بچوں کو اردو زبان سکھانی چاہیئے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیشتر کتب اردو میں ہیں۔

آخر میں صدر لجنہ کینیڈا نے اپنی تقریر میں مستورات کو ان کی مختلف اہم ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ دوران اجلاس محترمہ نسرین نغمہ صاحبہ، محترمہ راحت ملک صاحبہ، محترمہ محمودہ رشید ظفر بیال صاحبہ اور محترمہ فوزیہ بٹ صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ آخر میں محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ نے دعا کرائی جس کے بعد بقیہ پروگرام ... سے سنا گیا

کتب کی نمائش و فروخت

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جلسہ گاہ ... کا سٹال بھی لگایا گیا۔ دوستوں نے کافی دلچسپی لی اور چار صد ڈالر کی کتب فروخت ہوئیں۔ اس ... کا جو انتظام تھا اس میں مکرم ... حافظ زادہ نے نازک اپنی طرف ... دیئے اور ... Sweet ... صاحب آف ٹورانٹو نے بنا کر دی فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ جلسہ سے قبل متعدد خدام و اطفال مشن ہاؤس میں آکر صفائی وغیرہ کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

انتظامیہ کمیٹی

جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات کے لئے جو کمیٹی تشکیل کی گئی تھی اس کے اراکین کے نام یہ ہیں۔ چیئرمین کمیٹی۔ مکرم میجر شمیم احمد صاحب۔ سیکرٹری۔ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب۔ نائب سیکرٹری۔ مکرم میاں محمد صدیق صاحب۔ سیکرٹری ٹرانسپورٹ اینڈ ... مکرم عبدالوحید خان صاحب۔ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب۔ سیکرٹری ضیافت مکرم غلام اقبال قریشی صاحب (قائد خدام) مکرم ناصر مونی صاحب۔ سیکرٹری پبلسٹی مکرم خلیفہ عبدالعزیز صاحب۔ مکرم رشید ظفر بیال صاحب ... سیفن جنجوعہ صاحب۔ نظم و ضبط مصطفیٰ ثابت صاحب مکرم عنایت ... زندگی۔ استقبال۔ مکرم مرزا فضل الرحمٰن صاحب (پریذیڈنٹ ٹورانٹو) مکرم سعید شریف احمد صاحب آف منصوری۔ استقبال مشن ہاؤس۔ مکرم نصیر احمد خان صاحب۔ مکرم مرزا مبارک احمد صاحب۔ سٹیج مکرم سعید شریف احمد صاحب۔ مکرم مرزا محمد اقبال صاحب۔ بک سٹال۔ مکرم آدم بھارتی صاحب۔ مکرم شاہد محمود راجپوت صاحب۔ لاؤڈ سپیکر و ریکارڈنگ۔ مکرم محمد یوسف خان صاحب مکرم محمد جمیل سعید صاحب۔ پروگرام مکرم میجر شمیم احمد صاحب۔ فوٹو گرافی۔ مکرم محمد یحییٰ خان صاحب۔ مکرم محمد جمیل سعید صاحب خالس و سیکورٹی مکرم منظور احمد چوہدری صاحب مکرم منور احمد بٹ صاحب (تقاریر کا خلاصہ بنانے میں مکرم لیفٹیننٹ کرنل محمد سعید صاحب نے بہت مدد فرمائی) اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

ٹیلی ویژن پر احمدیت کا پیغام

الحمدللہ کہ ہمیں امسال پھر ٹیلی ویژن پر جماعت احمدیہ کا موقف پیش کرنے کا موقعہ ملا۔ خاکسار نے احمدیت کے تعارف پر مشتمل قریباً ۱۲ منٹ کی تقریر ۲۷ جولائی کو سٹوڈیو جا کر ریکارڈ کرائی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں یہ بھی واضح کیا کہ ایک مسلمان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا اور اس سلسلہ میں احمدیت کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ تقریر کے دوران سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام اور چاروں خلفائے کرام کی تصاویر بھی سکرین پر نمایاں طور پر دکھائی گئیں۔

خاکسار نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں سورج اور چاند گرہن کے نشان کو بھی پیش کیا۔ نیز جماعت احمدیہ کے ذریعہ مساجد کے قیام اور اشاعت قرآن کا بھی تذکرہ کیا۔ یہ تقریر گلوبل نیٹ ورک کے پروگرام "SOUNDS OF ASIA" میں ۳۱ جولائی کی صبح کو دکھائی گئی جس کے بعد مختلف دنوں میں تین مرتبہ یہ تقریر دکھائی گئی۔ تقریر کے معاً بعد متعدد غیر از جماعت دوستوں کے فون خاکسار کو آئے جنہیں مطلوبہ معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ خدا تعالیٰ اس کے نیک اثرات جلد ظاہر فرمائے آمین۔

بقیہ صفحہ ۶: یہ وہی کپڑا ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھائے جانے کے بعد لپیٹ کر دفن کردیا گیا — چند سال قبل سائنسدانوں کی ایک ٹیم نے کفن کا انتہائی احتیاط اور زبردست عرق ریزی کے ساتھ معائنہ کیا اور معلوم کرنے کی زبردست کوشش کی ہے کہ آیا یہ کفن واقعی حضرت عیسیٰ کا ہے۔"
(بشکریہ نوائے صبح سرینگر مجریہ ۲۳ نومبر ۱۹۸۲ء)

دُعائے مغفرت

افسوس مکرم عبدالسلام صاحب سنفیل یادگیری کا مورخہ ۷/۲/۸۳ کو عمان میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال ہو گیا اِنّا للہ واِنّا الیہ راجعون۔ آپ کے انتقالِ پُرملال کی خبر جماعت احمدیہ یادگیر کے ہر فرد بالخصوص مرحوم کے پسماندگان بیوی بچوں اور دیگر اقرباء کے لئے انتہائی دُکھ اور افسوس کا موجب بنی۔ مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے نہایت درجہ عقیدت و محبت تھی۔ تبلیغ احمدیت کا بے حد شوق اور مخلوقِ خدا کی ہمدردی کا بھرپور جذبہ رکھتے تھے۔ فنِ طبابت سے دلچسپی کی وجہ سے غرباء کا علاج معالجہ کرتے اور حسب حالات نسخے بھی تجویز کر دیتے۔ کسی بھی احمدی کی بیماری کا علم ہو جاتا فوراً اس کی حالت دریافت کرنے کے لئے تیار ہو جاتے تجہیز و تکفین کا فریضہ خندہ پیشانی سے نبھاتے۔ ہر ایک سے حسن سلوک اور ملنساری آپ کا شیوہ تھا۔ عمان میں جا کر بھی آپ نے اپنے عقیدہ کا کھلے بندوں اظہار کیا۔ علاج معالجہ کا کام خدمتِ خلق کے طور پر انجام دیتے رہے۔ دیارِ غیر میں رہ کر بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف پوری توجہ رہی۔ خطوط میں چندوں کی ادائیگی اور دیگر فرائضِ دینیہ کی طرف بچوں کو توجہ دلاتے رہے۔ آپ چونکہ موصی تھے اس لئے زندگی میں ہی آپ نے تابوت بنا کر رکھ چھوڑا تھا تاکہ نعش قادیان لے جائی جائے۔ مگر افسوس بعض مجبوریوں کی بناء پر اُن کی نعش یادگیر نہیں پہنچ سکی مولا کریم مرحوم کی مغفرت فرمائے بلندی درجات سے نوازے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور سب کا حافظ و ناصر ہو آمین۔ (خاکسار: عبد الرحمن راشد مبلغ یادگیر)

دَرخواستہائے دُعا

●۔ مکرم محمد حبیب اللہ صاحب دہلا (رانچی) مختلف مدّات میں مبلغ پندرہ روپے ادا کر کے اپنے بیٹے عزیز محمد ظفر اللہ متعلم بی کام کے فائینل ٹیسٹ میں اعلیٰ اور نمایاں کامیابی کے لئے ●۔ مکرم حامد حسین صاحب فائز ریلوے بہار جن کے جسم کے بائیں حصہ پر بتاریخ ۱۱/۲/۸۳ فالج کا حملہ ہوا ہے کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے ●۔ مکرم [illegible] الرزاق صاحب ابن مکرم حافظ اللہ دین صاحب درویش قادیان امانت میں مبلغ پانچ روپے ادا کر کے اپنے والد صاحب کی کمر کی رسولی کا آپریشن بتاریخ ۲۱/۱/۸۳ سرکاری ہسپتال [illegible] ہوا ہے کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ●۔ مکرم عبد الحمید صاحب بھٹی مقیم [illegible] اپنے بچوں کی علمی میدان میں اعلیٰ اور نمایاں کامیابی اور بلندیٔ اقبال کے لئے ●۔ مکرم میر عبد القیوم صاحب بیک ایم پنجور (کشمیر) اپنے بیٹے عزیز میر شکیل احمد کی میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی اور اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ●۔ مکرم ایم ناصر صاحب مقیم بریڈ فورڈ (انگلینڈ) اپنی کامل صحت شفایابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ●۔ مکرم عبد الحفیظ صاحب ناصر ابن مکرم عبد العظیم صاحب درویش قادیان محترمہ نور الصباح صاحبہ اہلیہ مکرم سید بشیر الدین شاہ صاحب لسنہ (مدھیہ پردیش) کی طرف سے امانتِ بدر میں مبلغ بارہ روپے ادا کر کے اُن کے خورد سالہ بچے کی کامل صحت و شفایابی شوہر کی دینی و دنیوی ترقیات اور خود اپنے والدین کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے ●۔ مکرم محمود احمد صاحب یادگیری مقیم بیدر (کرناٹک) اپنی ضعیف العمر والدہ اور بڑے بھائی کی کامل صحت و شفایابی نیز خود کی کاروباری پریشانی دُور کے ازالہ کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

کشمیر کے محکمۂ پولیس میں ایک احمدی نوجوان کی ترقی

اللہ تعالیٰ کے فضل اور بزرگان و احبابِ جماعت کی دُعاؤں کے طفیل خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم محمد یوسف خان کو کچھ روز قبل انسپکٹر آف پولیس کے عہدہ سے ترقی دے کر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے عہدہ پر تعینات کیا گیا۔ الحمد للہ۔ عزیز موصوف کی پوسٹنگ جموں میں کی گئی ہے اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدّات میں مبلغ تیس روپے ادا کر کے قارئین بدر کی خدمت میں عزیز موصوف کی صحت و عافیت اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دُعاؤں کا خواستگار ہوں۔ خاکسار۔ ماسٹر محمود احمد خان ایم اے۔ بی ایڈ نائب صدر جماعت احمدیہ مانلو چھپیان (کشمیر)

[illegible] کی طرف سے انعام کی مستحق قرار پائیں۔ مکرم بابو صاحب اپنی اس [illegible] اور دوسرے پوتے پوتیوں کی دینی و دنیوی ترقیات نیز خود کی کامل صحت و شفایابی کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار: غلام نبی نیاز

نصابِ دینی امتحان برائے جماعتہائے احمدیہ ہند

جملہ احباب جماعتہائے احمدیہ ہند کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعتوں کے دینی امتحان کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف کردہ کتاب رسالہ "الوصیۃ" بطور نصاب مقرر کی ہے اس کا امتحان مورخہ ۷ ظہور (اگست) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء بروز اتوار ہوگا۔ احباب ابھی سے اس کا مطالعہ شروع کر دیں اور اس دینی امتحان میں شریک ہو کر اس کی برکات و فیوض سے مستفید ہوں۔ نیز سیکرٹریانِ تبلیغ اس امتحان میں شامل ہونے والے افراد کی فہرست مع ولدیت نظارت ہذا میں ارسال فرما دیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تحریکِ جدید اور احمدی مستورات

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۵/۱۱/۸۲ کے خطبہ جمعہ میں تحریکِ جدید کے سالِ نو کا اعلان فرماتے ہوئے اس کے دفتر سوم کی تمام تر ذمہ داری لجنہ اماء اللہ پر عائد فرمائی ہے۔ اس سلسلہ میں بھارت کی تمام لجنات کو دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی جانب سے بتاریخ ۲/۱۱/۸۲ ایک خصوصی سرکلر بھجواتے ہوئے گذارش کی گئی تھی کہ عہدیدارانِ لجنات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشادِ گرامی کی تعمیل میں تمام بہنوں کو اس عظیم الشان مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی پُر زور تحریک کریں اور اپنی مساعی کے خوشکن نتائج سے فوری طور پر دفتر مرکزیہ کو آگاہ کریں تاحال اس سلسلہ میں لجنات کی طرف سے بہت ہی کم رپورٹیں موصول ہوئی ہیں اب عہدیدارانِ لجنات کو اس اعلان کے ذریعہ دوبارہ یاد دہانی کرائی جا رہی ہے کہ وہ جلد از جلد اس تعلق سے اپنی کارکردگی کی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

بہنوں کو اس امر کا بھی بخوبی علم ہے کہ "وقفِ جدید" کا سالِ نو یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۶/۱۱/۸۲ کے خطبہ جمعہ میں اس بابرکت مالی تحریک کے نئے سال کا بھی باضابطہ اعلان فرما چکے ہیں عہدیدارانِ لجنات تمام بہنوں اور بچیوں سے تحریکِ جدید کے ساتھ ساتھ وقفِ جدید کے بھی نئے وعدے حاصل کر کے دفتر لجنہ مرکزیہ کو بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی کو بارآور اور نتیجہ خیز بنائے آمین

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

موصی احباب اپنا ایڈریس بھجوائیں

امراء و پریذیڈنٹ جماعت و سیکرٹریان مال و سیکرٹریانِ وصایا کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنی جماعت کے تمام موصی احباب کا ایڈریس انگریزی کے بلاک لیٹرز میں لکھ کر دفتر ہذا کو بھجوائیں تا خط و کتابت کرنے میں آسانی ہو۔

موصی احباب خود بھی اپنا مکمل ایڈریس بلاک لیٹرز میں صاف صاف لکھ کر دفتر ہذا کو براہ راست بھجوائیں۔ ایڈریس نہ ہونے کی وجہ سے خط و کتابت میں دِقت پیش آتی ہے اُمید ہے کہ اوّلین فرصت میں یہ کام کیا جائے گا۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

درخواستِ دُعا

مکرم بابو تاج الدین صاحب سرینگر کچھ عرصہ سے بعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ آپ کافی عرصہ تک سرینگر کی جماعت کے صدر اور سیکرٹری مال رہے ہیں۔ اسی طرح قربانی امیر بھی رہے ہیں غرض آپ نے جماعت کی کافی خدمت کی ہے۔ موصوف کی پوتی عزیزہ فرح ناز بنت شیخ نقل حق صاحب پیر خورشید انجینیئر جنہوں نے سالِ گذشتہ میٹرک میں ۹۱۶ نمبر لے کر ۱۵ ویں پوزیشن حاصل کی اور یونیورسٹی [illegible]

لوکل فنڈ سے متعلق ضروری ہدایات

صدر انجمن احمدیہ کے مستقل قواعد کے مطابق بھارت کی اکثر جماعتیں اپنی مقامی ضروریات کے لئے افرادِ جماعت سے لوکل فنڈ جمع کرتی ہیں۔ بعض جماعتوں کے پاس اس غرض کے لئے بعض دوسرے ذرائع آمد ہونے کی وجہ سے ہر سال معقول رقم جمع ہو جاتی ہے۔ جن کا حسبِ قواعد آمد و خرچ کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جانا ضروری ہے اور انسپکٹران بیت المال کے دورہ کے موقعہ پر اُن کا حساب (آمد و خرچ) بھی پڑتال کرا لینا ضروری ہے۔ اس تعلق میں نظارت ہذا میں موصول بعض شکایات کی بناء پر مندرجہ ذیل طریق پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے تا کہ آئندہ کے لئے کسی عہدیدار یا فردِ جماعت کو اس سلسلہ میں شکایات پیدا نہ ہو۔

(۱) عہدیداران مال (سیکرٹری مال یا سیکرٹری لوکل فنڈ) مقامی فنڈ کے لئے افرادِ جماعت سے ایک پیسہ فی روپیہ (ماہوار یا سالانہ آمد پر) کے حساب سے رقم وصول کر سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں اور یہ فنڈ صرف ایسے افرادِ جماعت سے وصول کیا جائے جو اپنے لازمی چندہ جات باشرح ادا کرتے ہوں اور بقایادار نہ ہوں۔

(۲) سیکرٹری مال یا سیکرٹری لوکل فنڈ کے لئے ضروری ہوگا کہ ہر قسم کی مقامی آمد اور خرچ (بشمول مرکزی گرانٹ (اگر مل رہی ہو) کا ہر سال باقاعدہ بجٹ بنا کر مجلسِ عاملہ میں پیش کر کے اس کی منظوری حاصل کرے اور اس کے مطابق اخراجات کرے۔ نیز مرکز کی ہدایت کے مطابق اس کی آمد و خرچ کا حساب کتاب رکھے جس کی پڑتال انسپکٹرانِ بیت المال کریں گے۔

(۳) اگر کسی جماعت کو کسی جماعتی ضرورت کے لئے منظور شدہ شرح سے زائد مقامی فنڈ جمع کرنے کی ضرورت پیش آجاتی ہے تو اس کے لئے نظارت ہذا سے پیشگی منظوری لینی ضروری ہوگی۔ بغیر اجازت و منظوری نظارت ہذا کوئی جماعت ایسا فنڈ جمع کرنے کی مجاز نہ ہوگی۔

(۴) مقامی فنڈ کی جمع شدہ رقم کسی عہدیدار کی ذاتی تحویل میں نہ رکھی جائے بلکہ کسی بنک یا مقامی ڈاکخانہ کے اکاؤنٹ میں جماعت کے نام پر محفوظ رکھی جائے اور مجلس عاملہ کے فیصلہ کے مطابق سیکرٹری مال یا سیکرٹری لوکل فنڈ منظور کردہ رقم اکاؤنٹ سے برآمد کرانے کے مجاز ہوں گے ایسے چیک پر صدر جماعت اور سیکرٹری مال کے دستخط ہونا ضروری ہوں گے۔

(۵) مقامی فنڈ کی وصولی مرکز کی طرف سے جاری کردہ رسید بک پر کی جائے گی اور ہر چندہ دہندہ کو رسید دینی ضروری ہوگی اور روزنامچہ چندہ جات میں ایسی رقوم کو ریکارڈ کرنا ضروری ہوگا۔ بیشک مرکز کو چندہ جات کی رقوم ارسال کرتے وقت لوکل فنڈ کی رقم منہا کر دی جائے۔

(۶) دیگر ذرائع مثلاً آمد زراعت۔ آمد باغ۔ آمد کرایہ مکان یا دکان (جو مقامی مسجد یا جماعت کے نام پر سرکاری ریکارڈ میں ہوں یا مقامی جماعت نے از خود جماعت کے نام پر کر رکھا ہو) کی آمد کو باقاعدہ بروقت وصول کرنا اور اکاؤنٹ میں جمع کرانا ضروری ہوگا اور بالا بالا خرچ کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

(۷) متعلقہ جماعت کے امیر یا صدر صاحب کے لئے ضروری ہوگا کہ ہر مالی سال کے اختتام پر اس سال کے آمد و خرچ کا حساب تیار کر کے مجلسِ عاملہ میں پیش کر کے اس کو ریکارڈ کرائے۔ بعض جماعتیں چونکہ اس ہدایت کی پابندی نہیں کرتی ہیں جس کی وجہ سے عموماً افرادِ جماعت کو اعتراض کرنے کا موقعہ ملتا ہے اور اس کے نتیجہ میں .... افرادِ جماعت اور عہدیداران میں اختلافات پیدا ہو کر جماعتی کاموں میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے لہٰذا اس کی پابندی کرنی بہت ضروری ہے۔

(۸) قاعدہ نمبر ۳۵۹ کی روشنی میں مقامی فنڈ سے کئے جانے والے مصارف کی ذیل میں وضاحت کی جاتی ہے۔ (۱) مقامی تعلیمی و تربیتی ضروریات کا خرچ (۲) کسی غریب مستحق بیمار بھائی بہن کی امداد (۳) کسی مقامی نادار وارث یا نادار شخص کے مرنے پر تکفین و تدفین کا خرچ (۴) مہمان نوازی (۵) امام الصلوٰۃ یا خادم مسجد کی امداد (۶) وصولی چندہ جات کے سلسلہ میں مقامی نقل و حرکت کا خرچ (۷) مقامی مسجد کی بجلی و پانی و صفائی وغیرہ کا خرچ وغیرہ وغیرہ۔

امید ہے کہ جملہ جماعتہائے احمدیہ بھارت اپنے مقامی فنڈ کے تعلق میں آئندہ ان ہدایات پر سختی سے عمل کریں گے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

۱۹۸۳ء تا ۱۹۸۶ء کے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ بھارت کیلئے

ضروری ہدایات

(۱) جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ موجودہ عہدیداران کی منظوری کی میعاد ۳۰ اپریل ۱۹۸۳ء کو ختم ہو رہی ہے اس تاریخ سے پہلے پہلے آئندہ مئی ۱۹۸۳ء تا اپریل ۱۹۸۶ء کے لئے جملہ جماعتوں کے عہدیداران کا انتخاب کروا کر نظارت ہذا سے منظوری حاصل کر لی جانی ضروری ہے لہٰذا امراء و صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر اپنی اپنی جماعت کے نئے عہدیداران کا حسبِ قواعد انتخاب کروا کر مفصل رپورٹ نظارت ہذا میں برائے کارروائی بھجوائیں۔ اس غرض کے لئے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ قواعد و ضوابط کی کاپی جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے امراء و صدر صاحبان و مبلغین کرام کی خدمت میں بھجوائی جا چکی ہے۔ انتخاب کی کارروائی شروع کرنے سے قبل ان قواعد کا بغور مطالعہ کر لیا جائے اور بوقتِ انتخاب ان کو ملحوظ رکھا جائے اور رپورٹ بھجواتے وقت اس [illegible] خاص طور پر یہ نوٹ لکھا جائے کہ عہدیداران کے انتخاب کی کارروائی میں ان قواعد کو [illegible] رکھا گیا ہے۔

(۲) نظارت ہذا کے اس اعلان کے [illegible] امراء و صدر صاحبان کا فرض ہے کہ وہ تمام افرادِ جماعت کو اطلاع کر دیں کہ آئندہ [illegible] انتخابات ہونے والے ہیں اور مرسلہ قواعد کا اعلان جماعت میں کیا جائے تا کہ کوئی فردِ جماعت اس اطلاع سے محروم نہ رہ جائے اور وہ یہ اعتراض نہ کر سکے کہ مجھے اس کا علم نہیں ہوا۔

(۳) نظارت ہذا امید کرتی ہے کہ جملہ امراء و صدر صاحبان قواعد و ضوابط اور ان ہدایات کی پابندی کریں گے اور بوقتِ انتخاب ان کو ملحوظ رکھیں گے۔

(۴) مبلغین کرام اور انسپکٹران بیت المال آمد، تحریک جدید، وقف جدید اور معلمین وقف جدید کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے دوروں میں ماہ جنوری ۸۳ء کے بعد جس جماعت میں جائیں ان قواعد کے ماتحت عہدیداران کا انتخاب کروائیں۔ ان کو خود انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت نہیں ان کا کام اس امر کی نگرانی کرنا ہے کہ اجلاس کی کارروائی حسبِ قواعد ہو رہی ہے یا نہیں۔ اس غرض کے لئے وہ انتخاب کے اجلاس میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اگر کوئی خلافِ قاعدہ کارروائی ہو تو صدرِ اجلاس کو مناسب رنگ میں توجہ دلائیں۔ اگر پھر بھی اصلاح نہ ہو تو فوری طور پر دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں تا کہ منظوری کی کارروائی کے وقت ان کی کارروائی کو مدنظر رکھا جائے۔

نوٹ: اگر کسی جماعت میں قواعد [illegible] کی کاپی نہ ملی ہو تو دفتر نظارت علیا میں اطلاع دیں تا کہ دوبارہ بھجوائی جا سکے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

جوبلی فنڈ کے بقایاداران کی توجہ کیلئے

جیسا کہ مخلصین جماعت کو اس بات کا [illegible] ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدہ جات کی ادائیگی کا نواں مرحلہ ۲۸ فروری ۱۹۸۳ء [illegible] رہا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے [illegible] تازہ پیغام میں جو اخبار بدر کے گزشتہ شمارہ میں شائع ہو چکا ہے احباب جماعت کو اپنے وعدہ جات کا $\frac{9}{15}$ حصہ جلد از جلد ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ:-

"اسی طرح جو نوجوان احمدیہ جوبلی منصوبہ کے اجراء کے بعد کسی وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے برسرِ روزگار ہوئے ہوں اُن سے وعدہ لے کر اُن کو بھی اس قربانی میں شامل کریں اور جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ نے مزید فراخی اور وسعت عطا فرمائی ہے اُن کو بھی فرداً فرداً توجہ دلائی جائے کہ وہ اپنے وعدہ پر نظرِ ثانی کریں اور اللہ تعالیٰ نے اُن پر جو مزید فضل نازل کئے ہیں وہ اپنے وعدوں کو بڑھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔"

پس ایسے جملہ احباب جن کے وعدہ جات کی $\frac{9}{15}$ کے حساب سے ادائیگی میں کمی رہ گئی ہے ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ [illegible] جلد از جلد ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کے وارث بنیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم)

منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳۔۔۔۷

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475.
RESI. 273903 } CALCUTTA - 700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ"

"ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE. 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

"چاہیے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:۔ تپسیا ربر ورکس

۴۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۔۔۔۔ ۳۹

"میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام۔ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی ہوٹل

نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد - ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:۔ سن رائز ربر پروڈکٹس۔ ۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS.

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ

23-5222
23-1652 } ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے:۔ ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS,

16-MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹروں کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD.

C.I.T. COLONY,

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین۔ نوم۔ چمڑے۔ جینز اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین۔ معیاری اور پائیدار

سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ

ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ۔ (زنانہ و مردانہ)

ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور

اور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES,

17-A, RASOOL BUILDING,

MOHAMEDAN CROSS LANE,

MADANPURA,

BOMBAY - 400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ - نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ - ۷۰۰۰۱۷ فون نمبر ۴۳۴۷۱۷

ارشادِ نبویؐ

لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ

(ابوداؤد)

ترجمہ: کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین راتوں سے زیادہ ناراض رہے۔

محتاجِ دعا:- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:-

"کسی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو" (صحیح مسلم)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام:-

"نیکی کو سنوار کر ادا کرو۔ اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو" (کشتی نوح)

پیشکش:-

محمد امان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز

ملبار موٹرس

سیکنڈ مین روڈ
سی آئی ٹی کالونی
مدراس - ۶۰۰۰۰۴

ABCOY LEATHER ARTS,

34/3 3RD MAIN ROAD
KASTURBANAGAR, BAGALORE - 560026.

MANUFACTURERS OF:-

AMMUNITION BOOTS
&
INDUSTRIAL SAFETY BOOTS

فتح اور کامیابی ہمارا مقدّر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

ایمپائر ٹی وی اور ریڈیو - نیز اُوشا کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

احمد الیکٹرانکس
باری پورہ (کشمیر)

گُڈ لک الیکٹرانکس
اسلام آباد (کشمیر)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ — ٹیلیگرام: سٹاربون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز:- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۴/۲ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد ۲ (آندھرا پردیش)

حیدرآباد میں

فون نمبر - ۴۲۳۰۱

ریلائنس موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷-۱-۱۶ آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے